SUN.8.Feb.2026
VOLUME: 21 NO: 34
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 8/فروری 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 34
20/شعبان المعظم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ: ’اپسٹین فائلز کے خوف سے مودی نے

ٹرمپ کے آگے پوری طرح سرینڈر کر دیا‘، کانگریس کا تلخ تبصرہ

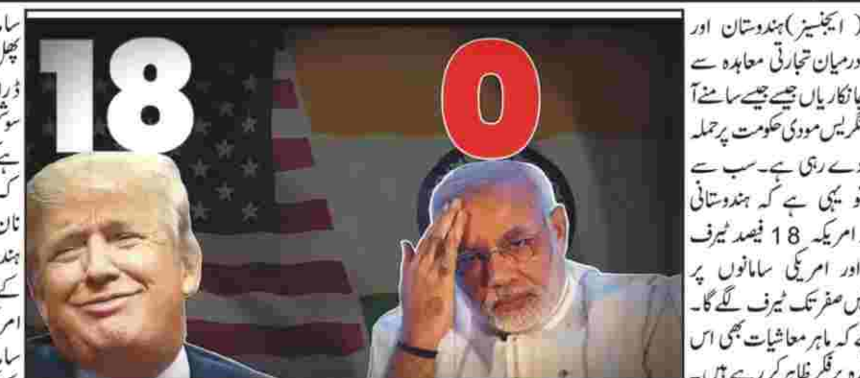

نئی دہلی: (ایجنسیز) ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ سے متعلق اہم جانکاریاں جیسے جیسے سامنے آ رہی ہیں، کانگریس مودی حکومت پر حملہ آور دکھائی دے رہی ہے۔ سب سے اہم بات تو یہی ہے کہ ہندوستانی سامانوں پر امریکہ 18 فیصد ٹیرف لگائے گا اور امریکی سامانوں پر ہندوستان میں صفر تک ٹیرف لگے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ماہر معاشیات بھی اس تجارتی معاہدہ پر فکر ظاہر کر رہے ہیں۔

اب کانگریس نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ’اپسٹین فائلز کے خوف سے مودی نے ٹرمپ کے آگے پوری طرح سرینڈر کر دیا ہے۔‘‘ کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’روس سے تیل خریدنے کی وجہ سے ٹرمپ نے ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف لگایا تھا۔ اب اس ٹیرف کو ہٹاتے ہوئے ٹرمپ نے لکھا ہے: ’ہندوستان نے عزائم ظاہر کیے ہیں کہ وہ روس سے تیل نہیں خریدے گا۔ اب روس کی جگہ امریکہ سے تیل کی خریداری ہوگی۔‘ اتنا ہی نہیں، ٹرمپ نے دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے: ’ہم ہندوستان پر نگرانی رکھیں گے۔ اگر یہ لگا کہ ہندوستان پھر سے روس سے تیل خرید رہا ہے تو ہم فوراً ٹیرف ٹھوک دیں گے۔‘ ٹرمپ کے اس بیان سے صاف ہے کہ نریندر مودی کمپرومائزڈ ہیں۔

ٹرمپ جو چاہ رہے ہیں، ویسا ہی مودی کر رہے ہیں۔‘‘

کانگریس نے پی ایم مودی اور امریکی صدر ٹرمپ کی ایک خیالی گفتگو بھی اس سوشل میڈیا پوسٹ میں پیش کی ہے، جو اس طرح ہے:

ٹرمپ نے کہا: روس سے سستا تیل مت خریدو
مودی نے کہا: جیسا آپ کا حکم
ٹرمپ نے کہا: امریکہ کا مہنگا تیل خریدو
مودی نے کہا: جیسا آپ کا حکم
ٹرمپ نے کہا: ہم تم سے 18 فیصد ٹیرف وصول کریں گے
مودی نے کہا: جیسا آپ کا حکم
ٹرمپ نے کہا: تم ہم سے صفر ٹیرف لوگے
مودی نے کہا: جیسا آپ کا حکم

اس سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں کانگریس نے لکھا ہے ’’مطلب یہ کہ مودی نے ملک کے فیصلہ، ملک کے وقار، سب کچھ ٹرمپ کے آگے رہن رکھ دیا ہے۔ صرف اس لیے کہ اپسٹین فائلز میں جو ان کے کارنامے ہیں، وہ باہر نہ آئیں۔‘‘ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ ’’مودی آج جو کر رہے ہیں، اس کا نقصان ملک کو طویل وقت تک برداشت کرنا ہوگا۔‘‘

’ایکس‘ پر کیے گئے ایک دیگر پوسٹ میں ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ سے متعلق سامنے آئے مشترکہ بیان کی کچھ تفصیل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کانگریس نے اس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ’’امریکہ کے ساتھ ہوئی ٹریڈ ڈیل کو لے کر جوائنٹ اسٹیٹمنٹ آ گیا ہے۔ اسے دیکھ کر صاف کہا جا سکتا ہے کہ مودی نے امریکہ کے ہاتھوں ملک کو فروخت کر دیا ہے۔ اس معاہدہ سے ہندوستان کے کسانوں، کاروباریوں، صنعت کاروں کو شدید نقصان ہوگا۔‘‘ پوسٹ میں بتایا گیا ہے کہ ’’بیان کے مطابق امریکہ ہم سے 18 فیصد ٹیرف وصول کرے گا، جو پہلے 3 فیصد سے کم ہوتا تھا۔ امریکہ سے ہندوستان آنے والے سامانوں پر ٹیرف ہٹائے گا یا کم کرے گا۔ مثلاً امریکہ سے آنے والے زراعت سے متعلق بڑی تعداد میں سامانوں پر ٹیرف نہیں لگے گا۔ امریکہ کے پھل، مویشی کے چارہ کے لیے لال جوار، ڈرائی فروٹ پر ٹیرف ہٹ جائے گا۔‘‘ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں یہ جانکاری بھی دی گئی ہے کہ ’’ہندوستان اس بات پر راضی ہو گیا ہے کہ امریکی فوڈ اور کھیتی کسانی کی مصنوعات پر نان ٹیرف بیریر کو ہٹایا جائے گا۔ یعنی ہندوستان اپنے بازار کو پوری طرح امریکہ کے لیے کھول رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ سے آنے والے کھانے پینے کے سامان پر بھی ٹیرف ہٹ جائے گا۔ ہندوستان کے کپڑا اور لباس، چمڑا اور جوتے، پلاسٹک اور ربر، آرگینک کیمیکل، گھر کی سجاوٹ کے سامان، کاریگر پروڈکٹ، مشینری، سب پر 18 فیصد ٹیرف لگے گا اور اس کا بہت نقصان ہندوستان کو ہوگا۔‘‘ ساتھ ہی مطلع کیا گیا ہے کہ ’’مودی نے ٹرمپ سے یہ بھی معاہدہ کیا ہے کہ ہندوستان آئندہ 5 سال میں 500 بلین ڈالر کا سامان امریکہ سے خریدے گا، مثلاً امریکی انرجی پروڈکٹ (تیل-گیس)، طیارہ و طیارہ کے پرزے، قیمتی میٹلس، ٹیکنالوجی پروڈکٹ، کھیتی کا سامان اور کوئلہ۔‘‘ کانگریس کا کہنا ہے کہ مجموعی طور پر یہ تجارتی معاہدہ امریکہ کے فائدے والا ہے اور اس سے ہندوستان کا شدید نقصان ہے۔ نریندر مودی نے کسانوں اور تاجروں کے مفادات کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا۔ ہندوستان کا پورا بازار تھالی میں سجا کر ٹرمپ کو سونپ دیا۔ اس اہم اپوزیشن پارٹی نے الزام عائد کیا ہے کہ مودی ایسا اس لیے کر رہے ہیں، کیونکہ ان پر ’اپسٹین فائلز‘ کا خوفناک دباؤ ہے۔ وہ کسی بھی حال میں خود کو بچانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے معاہدے پر دستخط کر دیا، جس سے ہندوستان کو سخت نقصان ہونے والا ہے۔

’گوا کی ماحولیات، ثقافت وشناخت کو بی جے پی تباہ کر رہی‘، کانگریس کا پارلیمنٹ میں پیش پرائیویٹ بل پاس کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی: (ایجنسیز) کانگریس نے گوا کے حالات پر اپنی فکر ظاہر کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں مودی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ میں پیش کردہ پرائیویٹ بل کو پاس کیا جائے۔ پارٹی رکن پارلیمنٹ کے ذریعہ گوا کو خصوصی درجہ دینے کی گزارش کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں پرائیویٹ بل پیش کیا گیا ہے، جس کی منظوری کی گزارش ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ کی گئی ہے۔ ساتھ ہی مرکزی و ریاستی حکومت پر گوا کے ماحولیات، ثقافت اور ثقافت کو تباہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقد پریس کانفرنس میں گوا کانگریس کے انچارج مانک راؤ ٹھاکرے، جنوبی گوا کے رکن ارپلیمنٹ کیپٹن وریاٹو فرنانڈیز اور ریاستی صدر امت پاٹکر نے بی جے پی حکومت پر گوا کو ’کوئلہ ہب‘ بنانے اور اس کی قدرتی خوبصورت کو تباہ کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ مانک راؤ ٹھاکرے نے کہا کہ گوا کی پہچان پوری دنیا میں اس کی سیاحت اور ثقافت سے ہے، لیکن بی جے پی کی ’ڈبل انجن‘ حکومت گوا کے مفادات کو پوری طرح سے نظرانداز کر رہی ہے۔ انھوں نے یاد دلایا کہ 2014 میں نریندر مودی نے گوا کو محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن 12 سال گزر جانے کے بعد بھی کچھ نہیں ہوا۔ ٹھاکرے نے حال ہی میں گوا میں ہوئے دردناک حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں 25 لوگوں کی جان چلی گئی، لیکن حکومت نے قصورواروں پر سخت کارروائی کی جگہ صرف مجسٹریٹ جانچ کا حکم دے کر خانہ پری کر دی۔ کانگریس نے سی بی آئی جانچ کا مطالبہ کیا تھا، جسے مسترد کر دیا گیا۔ جنوبی گوا سے کانگریس رکن پارلیمنٹ کیپٹن وریاٹو فرنانڈیز نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ انھوں نے لوک سبھا میں آئین ترمیمی بل 2025 پیش کیا ہے، جس کے تحت گوا کو آرٹیکل 371-وَن اے کے تحت خصوصی آئینی تحفظ دینے کی تجویز ہے۔ اس ترمیم کے تحت ’گوا سسٹینیبل ڈیولپمنٹ کونسل‘ قائم کر گوا کی بچی ہوئی زمین، ندیوں، جنگلوں، پہاڑیوں، باغانوں اور زرعی اراضی کا آئینی تحفظ یقینی کیا جائے گا۔ یہ بل روایتی طبقات، ماہی گیروں، درج فہرست قبائل، درج فہرست ذات، او بی سی اور کونکنی زبان، تہواروں، مقامی فنون اور وراثت کی سیکورٹی یقینی کرتا ہے، تاکہ گوا کی شناخت اور اس کی ثقافتی وراثت محفوظ رہ سکے۔ اس سے ہماچل پردیش، اروناچل پردیش، سکم اور میزورم کی طرز پر گوا کو آئینی تحفظ مل سکے گا۔ گوا کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے فرنانڈیز نے یاد دلایا کہ 1961 میں گوا کو آزاد کرایا گیا، 1967 میں اندرا گاندھی کی قیادت میں عوامی سروے نے یہ یقینی بنایا کہ گوا ایک آزاد یونٹ بنا رہے اور 1987 میں راجیو گاندھی نے ریاستی درجہ دیا اور کونکنی کو سرکاری زبان کی شکل میں منظوری دی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ گوا کی شناخت کو محفوظ رکھنے میں کانگریس پارٹی کا تعاون ہے۔ کانگریس لیڈر نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت نے گوا میں بڑے پیمانے پر تباہی کو فروغ دیا ہے۔ 2020 کے لاک ڈاؤن کے دوران کارپوریٹ مفادات کے لیے ریلوے ڈبل ٹریکنگ، سڑک توسیع اور تمنار پروجیکٹ جیسے تین بڑے پروجیکٹ کو کوئلہ ٹرانسپورٹیشن آسان بنانے کے لیے آگے بڑھایا گیا، جس سے گوا میں ماحولیات کو وسیع پیمانہ پر نقصان ہوا۔ مورموگاؤ بندرگاہ کو میجر پورٹ اتھارٹی بنا کر کوئلہ ہینڈلنگ بڑھائی گئی، جس سے گوا ایک جنت سے ’کوئلہ ہب‘ میں بدل گیا۔

میگھالیہ: کوئلہ کان دھماکہ میں

ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوئی، کئی افراد اب بھی لاپتہ

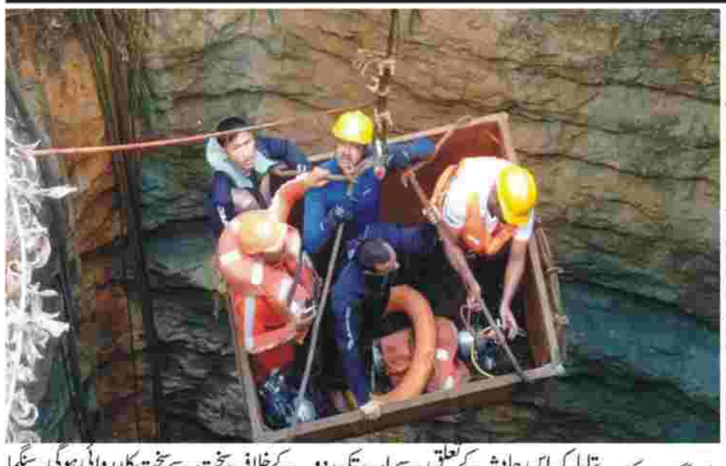

جینتیا ہلس: 7/فروری (ایجنسیز) میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلس ضلع میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی کے دوران ہوئے دھماکہ کے 2 دنوں بعد جائے وقوع سے 2 مزید لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ اس سے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی ہے۔ پولیس نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ جمعرات کو امسنگٹ گاؤں کے تھانگسکو علاقہ میں ہوئے دھماکہ والی جگہ پر کئی ایجنسیوں کے ذریعہ چلائی جا رہی تلاشی مہم کے دوران دونوں لاشیں برآمد کی گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور تلاشی مہم فی الحال جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس کمار نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت کی جا رہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ بی این ایس (بھارتیہ نیائے سنہیتا)، کان اور معدنیات (ڈیولپمنٹ و ریگولیشن) ایکٹ اور دھماکہ خیز مادہ ایکٹ کے التزامات کے تحت از خود نوٹس لیتے ہوئے کھلی ہریات پولیس تھانہ میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس حادثہ کے تعلق سے اب تک دو ملزمین، جلاپھیٹ پورڈُنگ گاؤں کے 36 سالہ فورمے چرمانگ اور سُتنگا پوہویلانگ گاؤں کے 42 سالہ شمبھی وار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امسنگٹ کے تھانگسکو علاقہ واقع کان میں دھماکہ کے بعد افسران کئی ایجنسیوں کی مدد سے بڑے پیمانے پر تلاشی اور بچاؤ مہم چلا رہے ہیں۔ موقع پر موجود ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور بچاؤ ٹیم تلاش میں مصروف ہے۔ اس درمیان میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ سنگما نے کہا کہ حکومت ناجائز کوئلہ کانکنی میں شامل لوگوں کے تئیں کوئی نرمی نہیں دکھائے گی۔ ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہوگی۔ سنگما نے یہ بھی کہا کہ انتظامیہ کو جانچ تیز کرنے اور جوابدہی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ہندوستان کے ساتھ میچ کھیلنے پر از سر نو غور کرنے کے لیے پاکستان راضی

اسلام آباد: ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ٹی-20 عالمی کپ مقابلہ پر جاری تنازعہ کے درمیان ایک نئی خبر سامنے آ رہی ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے اب بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سے رسمی بات چیت کا مطالبہ کیا ہے۔ یعنی ابھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان میچ کو پوری طرح سے ختم ماننا غلط ہوگا۔

حضرت خواجہ سید محمد نظامی صاحب کا سانحہ ارتحال

نئی دہلی: (ایجنسیز) انتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت فخر دہلی سید خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت خواجہ سید محمد نظامی صاحب (سجادہ نشین بارگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، دہلی) آج بروز ہفتہ اپنے مکان میں گیزر بلاسٹ کے ایک نہایت افسوسناک حادثے میں اس دنیائے فانی سے رخصت فرما کر درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں۔ اس ناگہانی حادثے نے پورے سلسلہ نظامیہ اور چاہنے والوں کو سوگوار کر دیا ہے۔ خواجہ صاحب اپنے اجداد کے نہ صرف جانشین بلکہ ان کے علمی و روحانی وارث اعلی اخلاق کے پیکر اور تعلیمات تصوف کی زندہ جاوید تصویر تھے۔ آپ نے اپنے آباء واجداد کی عظیم روایات کو پوری عظمت کے ساتھ آگے بڑھایا اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی جو خدمات انجام دیں، وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالی مرحوم خواجہ صاحب کی اس شہادت کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے انہیں جنت الفردوس میں مولائے کائنات اور بزرگان چشت کے قدموں میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ تمام پسماندگان مریدین محبین اور وابستگان کو اس عظیم و ناقابل تلافی نقصان پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ طہٰ اور یاسین کے لیے آمین۔ سوگوار حضرت فدائی شاہ نظامی کے پوتے، خلیفہ اول اور حضرت حکیم خسرو شاہ نظامی کے جانشین حیدر احمد رضوی نظامیہ درگاہ حضرت حکیم خسرو شاہ نظامی نامی حیدرآباد نے اسکی اطلاع دی ہے۔

نیٹ طالبہ کی مشتبہ حالت میں موت اور اس کے بعد

کاروائی نے پھر گہری بدعنوانی کو ظاہر کر دیا: راہل گاندھی

پٹنہ: (ایجنسیز) بہار کی راجدھانی پٹنہ میں نیٹ کی تیاری کر رہی طالبہ کی مشتبہ حالت میں ہوئی موت معاملہ پر کانگریس نے بی جے پی اور اس کی ساتھی پارٹی جنتا دل یو کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس معاملہ میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے خاص طور سے حکمراں طبقہ کے رویہ پر تشویش کا اظہار کیا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ’’پٹنہ میں نیٹ کی تیاری کر رہی طالبہ کی مشتبہ حالت میں ہوئی موت اور اس کے بعد کی پوری کارروائی نے ایک بار پھر سسٹم کی گہری سڑاندھ کو ظاہر کر دیا ہے۔‘‘ راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ متاثرہ کنبہ نے جب غیر جانبدارانہ جانچ اور انصاف کا مطالبہ کیا، تو وہی پرانا بی جے پی-این ڈی اے ماڈل سامنے آ گیا۔ یعنی کیس کو بھٹکاؤ، کنبہ کو پریشان کرو اور جرائم پیشوں کو اقتدار کا تحفظ فراہم کرو۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ’’اس بیٹی کے لیے انصاف کی آواز بن کر ساتھی رکن پارلیمنٹ پپو یادو جی مضبوطی سے کھڑے ہوئے۔ آج ان کی گرفتاری صاف طور پر سیاسی رنجش ہے تاکہ جوابدہی مانگنے والی ہر آواز کو ڈرایا اور دبایا جا سکے۔‘‘ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے پورے معاملہ پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ’’سب سے فکر انگیز بات یہ ہے کہ یہ واقعہ کسی ایک معاملہ تک محدود نظر نہیں آتا۔ یہ ایک خوفناک سازش اور خطرناک پیٹرل کی طرف اشارہ کرتی ہے، جہاں مزید بیٹیاں شکار بن رہی ہیں اور اقتدار اس خوفناک سچائی سے آنکھیں موند کر بیٹھی ہے۔‘‘ تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’یہ سیاست نہیں، انصاف کا سوال ہے۔ یہ بہار کی بیٹی کی عزت اور تحفظ کا سوال ہے۔‘‘ رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی کا اس معاملہ میں کہنا ہے کہ ’’پٹنہ کے ہاسٹل میں نیٹ کی تیاری کر رہی طالبہ کے ساتھ عصمت دری اور قتل کا معاملہ جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ یہ کیس سامنے آنے کے بعد حکومت کا رویہ اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ ایف آئی آر درج ہونے سے لے کر جانچ اور کارروائی تک... سب کچھ مشتبہ بنا دیا گیا ہے۔‘‘ وہ یہ سوال بھی کرتی ہیں کہ یہ سب کسے بچانے کے لیے کیا جا رہا ہے؟ ملک بھر میں خواتین پر ہو رہے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے پرینکا نے کہا کہ ’’ہاتھرس، اناؤ سے لے کر انکیتا بھنڈاری اور پٹنہ تک... جہاں بھی خواتین کے ساتھ ظلم ہوتا ہے، بی جے پی کی حکومتیں متاثرہ کو انصاف دلانے کی جگہ ملزمین کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اس کیس میں آواز اٹھا رہے رکن پارلیمنٹ پپو یادو جی کی گرفتاری اسی غیر حساس رویہ کی مزید ایک کڑی ہے۔‘‘ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری اس پوسٹ کے آخر میں وہ یہ بھی لکھتی ہیں کہ ’’بی جے پی اور ان کے ساتھیوں کا ایجنڈا واضح ہے... وہ ناانصافی اور ظلم کے ساتھ کھڑے ہیں۔‘‘

’اس ہفتہ پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا وہ حیرت انگیز اور

پوری طرح غیر جمہوری تھا‘، کانگریس کا نیوز لیٹر سامنے آیا

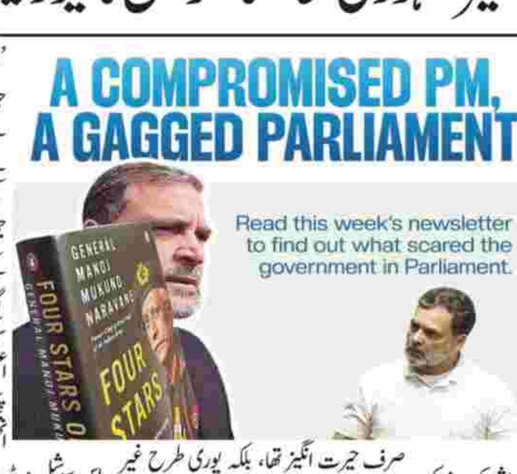

نئی دہلی: (ایجنسیز) رواں ہفتہ پارلیمنٹ اجلاس انتہائی ہنگامہ خیز رہا، جس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے لیڈران آمنے سامنے دکھائی دیے۔ خاص طور سے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے ایوانِ زیریں میں جس طرح سابق فوجی چیف جنرل نروَنے کی کتاب سے اقتباس پیش کرنے کی کوشش کرتے نظر آئے اور حکمراں طبقہ ہنگامہ کرتی دکھائی دی، اُس نے ملک کو حیران کر دیا۔ اس واقعہ کو کانگریس نے اپنے نیوز لیٹر میں اہم مقام عطا کیا ہے۔ کانگریس کے ذریعہ جاری تازہ نیوز لیٹر میں نروَنے کی غیر مطبوعہ کتاب کا اقتباس لوک سبھا میں نہیں پڑھے دیے جانے کو غیر جمہوری قرار دیا گیا ہے۔ اس نیوز لیٹر کے جاری ہونے کے بعد راہل گاندھی کا اہم بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے عوام سے کہا ہے کہ ’’میرے پیارے ملکی باشندو اور ساتھیو، اس ہفتہ پارلیمنٹ میں کچھ ایسا ہوا جو نہ صرف حیرت انگیز تھا، بلکہ پوری طرح غیر جمہوری بھی تھا۔‘‘ وہ مزید کہتے ہیں کہ ’’قائد حزب اختلاف کے طور پر جب میں نے ایک سنگین قومی سیکورٹی بحران کے دوران وزیر اعظم مودی کے ذریعہ ذمہ داری سے پیچھے ہٹنے کا سوال اٹھایا، تو مجھے بولنے ہی نہیں دیا گیا۔‘‘ راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ سابق فوجی چیف جنرل ایم ایم نروَنے کی کتاب میں سامنے آئی باتوں نے ایک سچائی سامنے لائی ہے۔ ایک ایسی سچائی جب ہندوستان پر چین دباؤ بنا رہا تھا اور وزیر اعظم ہماری فوج کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے لوک سبھا میں بحث روکے جانے کے پیچھے کی وجہ اسی سچائی کو قرار دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’(اس سچائی کو چھپانے کے لیے) پارلیمنٹ کو خاموش کیا گیا۔ یہ حکومت خوف سے چلتی ہے۔ جوابدہی کے خوف سے اور سچائی کے خوف سے۔ ہندوستان کو جواب چاہیے، اور اسے ایسی پارلیمنٹ چاہیے جہاں آزادی سے بولا جا سکے۔‘‘ کانگریس نے بھی اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر تازہ نیوز لیٹر جاری ہونے کی جانکاری دی ہے۔ اس پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ ’’اس ہفتہ پارلیمنٹ میں کچھ ایسا ہوا، جو پوری طرح غیر جمہوری تھا۔ حزب اختلاف کے قائد کے طور پر جب راہل گاندھی نے ایک سنگین قومی سیکورٹی بحران کے دوران وزیر اعظم مودی کے ذمہ داری سے پیچھے ہٹنے پر سوال اٹھایا، تو انھیں بولنے ہی نہیں دیا گیا۔‘‘ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی کو سابق فوجی چیف جنرل نروَنے کی کتاب ہاتھ میں لیے ہوئے تصویر بھی پیش کی گئی ہے، جس کا استعمال نیوز لیٹر کے کور پر استعمال ہوا ہے۔

کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ میں ریاستی سمینار اور نعتیہ مشاعرہ

اردو زبان وادب بالخصوص نعتیہ شاعری کے فکری وفنی پہلوؤں پر سیر حاصل مذاکرہ

شیموگہ (پریس ریلیز) اردو زبان و ادب بالخصوص نعتیہ شاعری کے فکری، فنی اور روحانی پہلوؤں پر سیر حاصل مذاکرے کے لیے کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ کے شعبہ اردو اور سہادری آرٹس کالج کے اشتراک سے ایک روزہ ریاستی اردو سمینار، رسمِ اجرا اور نعتیہ مشاعرہ نہایت وقار اور علمی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس سمینار کا موضوع ’’نثر سے نعت تک: ایس ایم عقیل‘‘ رکھا گیا جس میں ریاست کے مختلف اضلاع سے اساتذۂ جامعات، محققین، ادبا، شعراء اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مسٹر اے ایل منجوناتھ، رجسٹرار کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ نے کی۔ صدارتی خطاب میں انہوں نے اردو زبان سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو سے ان کا رشتہ محض رسمی نہیں بلکہ قلبی وابستگی کا ہے، اسی لیے وہ اردو طلبہ کے ہر پروگرام میں پابندی کے ساتھ شرکت کو باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ شعبہ اردو کے اساتذہ اور طلبہ کی سرگرمیوں کو دیکھ کر انہیں دلی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے دورانِ خطاب نعت کے متعدد اشعار بھی سنائے، جنہیں حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ مسٹر منجوناتھ نے یقین دلایا کہ شعبہ اردو کی ہمہ جہت ترقی کے لیے وہ ہر ممکن تعاون فراہم کریں گے۔ معروف شاعر اطفال ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی نے نعتیہ مجموعہ ندائے رحمت کی رسمِ اجراء انجام دی۔ اور اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں کہا کہ آج کی یہ محفل اردو زبان وادب کے ایک کامیاب استاد، معتبر ناقد و محقق اور صاحب طرز شاعر حضرت شاہ مدار عقیل کے نعتیہ مجموعے کی اجرائی تقریب کے طفیل نعتیہ شاعری پر سنجیدہ گفتگو کا خوب صورت موقع فراہم کر رہی ہے۔ پروفیسر عقیل صاحب ایک صاحب کردار فنکار ہیں، وہ اہل فن اور اہل علم کے سچے پرستار ہیں۔ زبان و ادب کے خادم اور سردار ہیں۔ ان کے دم قدم سے شیموگہ کا ماحول پر بہار ہے۔ انہیں تنقید سے شغف ہے تو شاعری سے پیار ہے۔ عشق نبی سے وہ سرشار ہیں۔ ان کی نعتوں میں عقیدت مندی کا سنسار ہے۔ سیرت نبوی کی خوشبو کی بہار ہے۔ وہ فرقت یثرب و مدینہ میں سراپا بے قرار ہیں۔ ان کے اشعار اور مصرعے ان کے درد سے اشکبار ہیں۔ یہ ایسی نعتیں ہیں جن سے حب رسول کی سانسیں مشکبار ہیں۔ یہ نعتیں ان کے دل کی قاشیں اور ان کے جذبوں کا اظہار ہیں۔ اتنی خوب صورت نعتوں کا یہ مجموعہ نہ صرف روح کی غذا ہے بلکہ ایمان کا شعار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نعتیں ان کے لیے توشہ آخرت بنیں گی۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ اہل دل کے اضطراب کو قرار بخشیں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ ان کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ دوسروں کے لیے مشعل راہ بنائے۔ سمینار کے کلیدی خطبے میں پروفیسر حمید اکبر نے نعتیہ ادب کے مختلف فنی و فکری نکات پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ نعت گوئی نہایت نازک اور کٹھن صنفِ سخن ہے، جس میں حد درجہ احتیاط اور شعوری ذمہ داری درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے احادیثِ مبارکہ کے تراجم اور حوالہ جات پیش کرتے ہوئے حضرت حسان بن ثابت کی نعتیہ شاعری پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی کرناٹک کے شعرائے نعت کے منتخب اشعار سنائے اور حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی سوانح وادبی خدمات کا بھی تذکرہ کیا۔ روزنامہ آج کا انقلاب شیموگہ کے ایڈیٹر جناب مدثر احمد نے بطور مبصر اپنی آرا پیش کرتے ہوئے سمینار کے علمی معیار اور موضوع کی معنویت کو سراہا۔ سنڈیکیٹ ممبر جناب مصور پاشاہ نے شعبہ اردو میں خالی اسامیوں کو جلد پر کرنے کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ شعبہ اردو بھرپور ترقی کرے اور اس مقصد کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ پروگرام کی نظامت محترمہ شبینہ طلعت نے نہایت خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ انجام دی۔ اختتام پر پروفیسر عاقل شاہ مدار نے کلماتِ تشکر پیش کرتے ہوئے مہمانانِ گرامی، مقالہ نگاروں، شعرا اور دور دراز سے تشریف لانے والے تمام شرکا کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ سمینار میں ڈاکٹر داؤد محسن، قمرالدین قمر، ڈاکٹر شکیلہ گوری خان، ڈاکٹر شبینہ طلعت، ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی، ڈاکٹر منظور نعمان، ڈاکٹر یاسین راہی، ڈاکٹر منظور دکنی، رابعہ بیگم، ڈاکٹر اسما کوثر، ثریا بیگم اور ڈاکٹر نازنین نے اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ نعتیہ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنی پرسوز اور عقیدت بھری نعتوں سے سامعین کے دلوں کو گرمایا ان میں ڈاکٹر ایس ایم عقیل، ڈاکٹر داؤد محسن، قمرالدین قمر، منیر دل، جلال محمودی، علیم اللہ علیم، عظمت اللہ عظمت، نصرت رحیم، سراج زیبائی، ڈاکٹر منظور نعمان، ڈاکٹر آفاق عالم، ڈاکٹر ریاض محمود، سید ظہیر احمد فنا، عابد اللہ اطہر، ڈاکٹر سیدہ نازنین ناز، فاروق شمس اور ارقم مظہری کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

منوج باجپائی کی ’گھوس خور پنڈت‘ پر وبال، ایف ڈبلیو آئی سی ای نے دے دی بائیکاٹ کی دھمکی

ممبئی: فلم اور ویب مواد کے ٹائٹل کے حوالے سے اٹھنے والے تنازعات کی کڑی میں اب نیٹ فلکس کی آنے والی فلم ’گھوس خور پنڈت‘ بھی شامل ہوگئی ہے۔ نیرج پانڈے کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کا حال ہی میں اعلان کیا گیا تھا۔ منوج باجپائی کے مرکزی کردار والی فلم کا پروموشن نیٹ فلکس کے 2026 کے سلیٹ کے اعلان کے دوران جاری کیا گیا تھا، جس کے بعد فلم کے ٹائٹل سے متعلق تنازعہ اس حد تک بڑھ گیا کہ میکرز کو او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے پروموشنل مواد کو ہٹانا پڑا۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
08 Feb. 2026

ورقِ تازہ
08 Feb. 2026 اداریہ

آئینی اخلاقیات اور عدلیہ کی ذمہ داری

ریاست آسام سے تعلق رکھنے والے ۴۰ رسے زائد ممتاز دانشوروں، سابق نوکر شاہوں اور سرکردہ شخصیات کا گوہاٹی ہائی کورٹ سے رجوع ہونا محض ایک قانونی کارروائی نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستانی جمہوریت کی موجودہ صورتحال پر ایک سنگین تبصرہ ہے۔ جب کسی ریاست کے سابق ڈی جی پی، ریٹائرڈ آئی اے ایس افسران اور مقتدر ماہرین تعلیم اس حد تک مجبور ہو جائیں کہ وہ وزیر اعلیٰ جیسے آئینی عہدے پر فائز شخص کی ''زہر افشانیوں'' کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں، تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ سیاسی گفتگو کا معیار پست ترین سطح پر پہنچ چکا ہے۔ دستورِ ہند کی رو سے وزیر اعلیٰ کا عہدہ کسی ایک جماعت یا فرقے کا نہیں بلکہ پوری ریاست کا ہوتا ہے، اور وہ کسی مخصوص کمیونٹی کے خلاف نہیں بلکہ ریاست کے تمام شہریوں کے تحفظ کا حلف اٹھاتا ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما کے حوالے سے دانشوروں کا یہ الزام کہ وہ 'میاں' یعنی بنگالی بولنے والے مسلمانوں کے خلاف مسلسل نفرت انگیز تقاریر، معاشی بائیکاٹ پر اکسانے اور انتظامی دھمکیوں کا سہارا لے رہے ہیں، انتہائی تشویشناک ہے۔ کسی خاص کمیونٹی کو عوامی سطح پر تضحیک کا نشانہ بنانا نہ صرف اخلاقی طور پر معیوب ہے بلکہ یہ آئین کے دفعہ ۱۴ر اور ۲۱ر کی بھی صریح خلاف ورزی ہے۔ دانشوروں نے اپنے مکتوب میں جس دوسرے اہم نکتے کی جانب اشارہ کیا ہے، وہ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے عمل میں سیاسی مداخلت کا خطرناک رجحان ہے۔ اگر ریاستی مشینری اور حکمراں جماعت کے کارکنوں کو ایک مخصوص طبقے کے خلاف منظم طریقے سے اعتراضات دائر کرنے پر اکسایا جاتا ہے، تو یہ نیم عدالتی اور جمہوری عمل کی غیر جانبداری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ جب انتظامیہ کو کسی ایک فرقے کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جانے لگے، تو اداروں سے عوام کا بھروسہ اٹھنا فطری امر ہے۔ حکومت کے حامیوں کا عموماً یہ استدلال ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی یہ سخت گیری غیر قانونی مہاجرین کی نشاندہی اور مقامی ثقافت کے تحفظ کے لیے ضروری ہے، لیکن یہاں یہ بنیادی سوال اٹھتا ہے کہ کیا کسی ثقافت کا تحفظ دوسرے شہریوں کی تذلیل اور معاشرے میں نفرت کے بیج بوئے بغیر ممکن نہیں؟ اپوزیشن کا یہ خدشہ بھی وزن رکھتا ہے کہ یہ تمام اقدامات محض سیاسی پولرائزیشن کے لیے کیے جا رہے ہیں تاکہ عوام کی توجہ معاشی مسائل سے ہٹائی جا سکے۔ دانشوروں کا یہ مؤقف بالکل بجا ہے کہ آئین کی خلاف ورزیوں پر خاموشی اختیار کرنا بذاتِ خود آئین کی اخلاقی اتھارٹی کو کمزور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ گوہاٹی ہائی کورٹ کو بھیجے گئے اس کھلے خط میں چیف جسٹس سے جس 'ازخود نوٹس' کی اپیل کی گئی ہے، وہ وقت کی اہم پکار ہے۔ ہندوستان کی عدلیہ ہمیشہ سے آئین کی محافظ رہی ہے، اور ایسے وقت میں جب مقننہ اور انتظامیہ اپنی حدود سے تجاوز کرنے لگیں، تو عوام کی آخری امید عدلیہ ہی رہ جاتی ہے۔ عدالت کو چاہیے کہ وہ نفرت انگیز تقاریر کے حوالے سے سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کی روشنی میں ان بیانات کا جائزہ لے اور یہ طے کرے کہ کیا ایک منتخب نمائندہ اپنے عہدے کا استعمال کسی طبقے کو دیوار سے لگانے کے لیے کر سکتا ہے۔ سیاسی قیادت کو بھی یہ ادراک ہونا چاہیے کہ اقتدار تو عارضی ہوتا ہے، لیکن معاشرے کے تانے بانے میں پیدا کی گئی دراڑیں نسلوں تک باقی رہتی ہیں۔ آسام کی ان سرکردہ شخصیات نے اپنی خاموشی توڑ کر یہ ثابت کیا ہے کہ ایک زندہ معاشرے میں ضمیر کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔

اس پورے معاملے کا ایک اور اہم پہلو سماجی اخوت اور معاشی بائیکاٹ کی اپیلوں سے جڑا ہوا ہے۔ جب حکومت کی اعلیٰ ترین سطح سے معاشی امتیاز کو ہوا دی جائے، تو اس سے نہ صرف ریاست کا امن متاثر ہوتا ہے بلکہ ملک کی معاشی ترقی کی بنیادیں بھی لرز جاتی ہیں۔ ایک جمہوری ریاست میں کسی بھی شہری کو اس کے مذہب یا زبان کی بنیاد پر معاشی طور پر مفلوج کرنے کی ترغیب دینا ایک ایسا جرم ہے جس کی تلافی برسوں کی کوششوں کے بعد بھی ممکن نہیں ہوتی۔ آسام کی تاریخ ہمیشہ سے رواداری اور مشترکہ تہذیب کی امین رہی ہے، لہٰذا موجودہ صورتحال اس قدیم ثقافت کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج بن کر ابھری ہے۔ ایک اور تشویشناک پہلو وہ دور رس نفسیاتی اور سماجی اثرات ہیں جو ایسی منظم زہر افشانیوں کے نتیجے میں نئی نسل کے ذہنوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ جب ایک ریاست کا سب سے بڑا انتظامی سربراہ عوامی پلیٹ فارمز سے نفرت اور امتیاز پر مبنی زبان استعمال کرتا ہے، تو معاشرے کے شرپسند عناصر کو قانون ہاتھ میں لینے اور کمزور طبقات کو ہراساں کرنے کا ایک بالواسطہ لائسنس مل جاتا ہے۔ یہ صورتحال صرف ایک کمیونٹی کی تذلیل تک محدود نہیں رہتی، بلکہ یہ قانون کی حکمرانی کے اس تصور کو پاش پاش کر دیتی ہے جس پر ہماری جمہوریت کی عمارت کھڑی ہے۔ دانشوروں کے اس وفد نے عدالت کو جو مکتوب پیش کیا ہے، اس میں دراصل اسی ادارہ جاتی زوال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جہاں نفرت انگیز تقاریر محض سیاسی بیان بازی نہیں بلکہ سرکاری سرپرستی میں ہراسانی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اگر عدلیہ اس مرحلے پر مداخلت کر کے ان حدود کا تعین نہیں کرتی جو ایک آئینی عہدے دار کے لیے لازم ہیں، تو مستقبل میں جمہوری اقدار کی بحالی ایک ناممکن خواب بن کر رہ جائے گی۔ آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ آسام کا یہ معاملہ صرف ایک ریاست تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ پورے ملک کے سیاسی کلچر کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ سیاست میں نظریاتی اختلاف کی گنجائش تو ہمیشہ رہتی ہے، لیکن اس اختلاف کو نفرت اور انسانیت سوزی میں بدلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر ہم آج ان زہریلے بیانات اور انتظامی مداخلت کا نوٹس نہیں لیتے، تو کل یہ آگ پورے سماجی ڈھانچے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اب تمام نظریں گوہاٹی ہائی کورٹ پر لگی ہیں کہ وہ کس طرح آئین کی بالادستی کو یقینی بناتی ہے اور ان شہریوں کو انصاف فراہم کرتی ہے جنھیں ان کے اپنے ہی ملک میں اجنبی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

نفرت کے عہد میں عام شہری جمہوریت کی بقاء کیلئے حصار بنے

جاوید جمال الدین

ہندوستانی جمہوریت کی اصل طاقت صرف آئین کی دفعات، پارلیمانی تقاریر یا انتخابی عمل میں نہیں، بلکہ ان عام شہریوں میں پوشیدہ ہے جو مشکل اور خوف کے ماحول میں بھی اپنے ضمیر، سچ اور انصاف کا ساتھ دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ریاستی ادارے کمزور پڑے، طاقت ور طبقات کے سامنے جھک گئے یا خاموش تماشائی بنے، تب تب عام انسانوں نے جمہوریت کو سہارا دیا۔ حالیہ دنوں میں اتراکھنڈ کے کوٹ دوار اور اتر پردیش کے متھرا سے سامنے آنے والے واقعات، اور ان کے پس منظر میں پارلیمنٹ، دیہات اور عوامی اجتماعات میں اٹھنے والی آوازیں، اسی حقیقت کو ایک بار پھر آشکار کرتی ہیں۔ یہ واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ اگرچہ نفرت، تعصب اور طاقت کا شور بہت بلند ہے، لیکن اس شور کے بیچ اب بھی کچھ آوازیں ایسی ہیں جو آئین کی روح، انسانی وقار اور جمہوری اقدار کی حفاظت کر رہی ہیں۔ 26 جنوری 2026، یوم جمہوریہ کے دن، جب پورا ملک آئین اور جمہوریت کا جشن منا رہا تھا، اتراکھنڈ کے شہر کوٹ دوار میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اس جشن پر گہرا سوالیہ نشان لگا دیا۔ پٹیل مارگ پر واقع بابا اسکول ڈریس اینڈ میچنگ سینٹر جس کے مالک وکیل احمد اور شعیب احمد سلمانی ہیں بی جے پی کو بجرنگ دل کے کارکنوں نے نشانہ بنایا۔ ظاہری اعتراض دکان کے نام پر تھا مگر حقیقت میں نشانہ ایک مذہبی شناخت تھی۔ ہجوم کی صورت میں آئے افراد نے نہ صرف دکاندار پر دباؤ ڈالا بلکہ ایک بزرگ شہری کو سرِعام ذلیل کیا، حکم صادر کیے، اور خوف کا ماحول پیدا کیا۔ یہ سب کچھ قانون، پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں ہوا، مگر ریاستی طاقت نے مداخلت کے بجائے خاموشی کو ترجیح دی۔ یہ واقعہ محض ایک دکان یا ایک دن کا مسئلہ نہیں تھا، بلکہ یہ اس ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے جو آئین کو نعروں کے تابع اور قانون کو ہجوم کی مرضی کے سپرد دیکھنا چاہتی ہے۔ اصل سوال یہ نہیں کہ دکان کا نام کیا ہونا چاہیے، بلکہ یہ ہے کہ کیا کسی غیر ریاستی گروہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ خود کو عدالت، انتظامیہ اور قانون سب کچھ سمجھ لے؟ اسی ہجوم، خوف اور خاموشی کے بیچ ایک چہرہ ایسا تھا جو امید کی علامت بن کر ابھرا یعنی محمد دیپک (دیپک کمار کشیپ)۔ ایک غیر مسلم شہری، جس نے نہ اپنی شناخت چھپائی، نہ کسی مذہب کے خلاف زبان استعمال کی، اور نہ ہی اشتعال انگیزی کا سہارا لیا۔ انہوں نے بس اتنا کہا: "میں پہلے ہندوستانی ہوں۔"

یہ ایک سادہ سا جملہ تھا، مگر اس میں پورے آئین کی روح سمٹی ہوئی تھی۔ بدقسمتی یہ ہے کہ آج کے ہندوستان میں یہی جملہ جرم بنتا جا رہا ہے۔ دیپک نے جب ہجوم کے سامنے سوال اٹھایا تو ریاست کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا، مگر ہوا اس کے برعکس۔ انہیں قانونی تحفظ کے بجائے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک وائرل ویڈیو میں پولیس اہلکاروں کا بجرنگ دل کے کارکنوں کے سامنے جھک جانا، اور دیپک سے معافی منگوانے کو ہی مسئلے کا حل قرار دینا، صرف ایک فرد کی تذلیل نہیں بلکہ ریاستی غیر جانبداری کی موت کی علامت بن گیا۔ یہ منظر بتاتا ہے کہ جب قانون طاقتور کے سامنے جھک جائے تو عام شہری کا سہارا صرف اس کا ضمیر رہ جاتا ہے۔ جمہوریت میں خاموشی کبھی غیر جانبداری نہیں ہوتی، خاص طور پر جب ظلم واضح ہو۔ کوٹ دوار کے معاملے میں نہ صرف فوری اور سخت کارروائی کا فقدان نظر آیا، بلکہ نامزد شکایت کے باوجود ایف آئی آر میں ملزمان کو "نامعلوم" لکھا جانا، انصاف کے پورے عمل کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ یہ خاموشی محض نااہلی نہیں، بلکہ ایک پیغام ہے یعنی نفرت کے عناصر کے لیے حوصلہ افزا پیغام کہ وہ بے خوف آگے بڑھیں، اور انصاف کے خواہاں شہریوں کے لیے خوف کا اشارہ کہ سوال اٹھانے کی قیمت چکانی پڑ سکتی ہے۔ دوسرا اہم واقعہ اتر پردیش کے متھرا ضلع سے سامنے آیا، جہاں نوہ جھیل پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جان محمد کو بچوں سے زبردستی نماز پڑھوانے، قومی ترانہ نہ پڑھوانے اور مذہبی ذہن سازی جیسے سنگین الزامات کے تحت معطل کر دیا گیا۔ عام طور پر ایسے معاملات میں یکطرفہ بیانیہ غالب آجاتا ہے، مگر اس بار کہانی نے ایک غیر معمولی رخ اختیار کیا۔ غیر جان محمد کے دفاع میں مسلم طلبہ، والدین، گاؤں کے لوگ اور ساتھی اساتذہ خود میدان میں آگئے۔ تحقیقات اور زمینی حقائق نے جلد ہی واضح کر دیا کہ الزامات بے بنیاد تھے۔ اصل مسئلہ ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کارروائی سے جڑا تھا۔ جان محمد پر مسلم ووٹروں کے نام کاٹنے کا دباؤ ڈالا جا رہا تھا، جسے انہوں نے قبول نہیں کیا۔ اسی انکار کی قیمت انہیں معطلی کی صورت میں چکانی پڑی۔ حقائق کے مطابق اسکول میں کل 8 اساتذہ ہیں، جن میں 7 غیر مسلم ہیں۔ جبکہ 235 طلبہ میں اکثریت غیر مسلم بچوں کی ہے کسی طالب علم یا والدین نے نماز یا ترانے سے متعلق الزام کی تصدیق نہیں کی یہاں تک کہ پانچویں جماعت کی طالبہ پریانشی نے کیمرے کے سامنے قومی ترانہ سنا کر الزامات کی قلعی کھول دی۔ متھرا کے اس واقعے کا سب سے روشن پہلو یہ تھا کہ سنجے پاٹھک، وجے کمار، سنتوش بھاردواج، پورن پاٹھک، دیارام، پروین کمار جیسے غیر مسلم دیہاتیوں نے ضلع کلکٹر کو میمورنڈم دے کر جان محمد کی فوری بحالی کا مطالبہ کیا۔

یہ وہ چہرے ہیں جو نفرت کے بیانیے کو عملی طور پر جھٹلاتے ہیں۔ یہ لوگ جانتے تھے کہ خاموش رہنا آسان ہے، مگر انہوں نے سچ کا ساتھ دینے کا راستہ چنا۔ یہی جمہوریت کی اصل طاقت ہے۔ اسی پس منظر میں راجیہ سبھا میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کی تقریر ایک اہم دستاویز بن کر سامنے آتی ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی تقریر پر شکریہ کی تحریک کے دوران، عمران پرتاپ گڑھی نے ایوانِ بالا میں ملک کے موجودہ حالات کا آئینہ رکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب پارلیمنٹ کے گلیاروں میں صدر جمہوریہ کی آواز گونج رہی تھی، تب جدیو کے جنگلوں میں قبائلیوں کی زندگی چھیننے والے درختوں پر کلہاڑی چل رہی تھی۔ ایک طرف آئین کی باتیں ہو رہی تھیں، دوسری طرف انکیتا بھنڈاری کو انصاف کے لیے اٹھنے والی آوازیں مدھم پڑ رہی تھیں۔ انہوں نے کوٹ دوار کے واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر سماجی انصاف کی بات کر رہی تھیں اور ادھر نفرت کے خلاف کھڑے دیپک پر مقدمہ درج ہو رہا تھا۔ ان کے الفاظ میں، "بی جے پی کے نئے ہندوستان میں ایف آئی آر فسادیوں پر نہیں، بلکہ امن و محبت کی بات کرنے والوں پر ہوتی ہے۔" انہوں نے آسام، بریلی، مدھیہ پردیش، بنارس اور جموں و کشمیر کے واقعات گنواتے ہوئے کہا کہ اقلیتوں کو منظم طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایوان میں ہنگامے کے باوجود انہوں نے اپنی بات مکمل کی، جو جمہوری جرات کی مثال ہے۔ اسی سلسلے میں مولانا ارشد مدنی کا اودھم پور سے دیا گیا پیغام بھی قابل توجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت ہمارا مشترکہ ورثہ ہے اور اس کا تحفظ تمام شہریوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر ہم نے یہ ذمہ داری ادا نہ کی تو ہماری آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ انہوں نے اس بات پر امید ظاہر کی کہ حالیہ واقعات یہ بتاتے ہیں کہ اکثریتی طبقے کے لوگ بھی نفرت کی سیاست کے خلاف بیدار ہو رہے ہیں، اور ایک دن نفرت، محبت کے سامنے ہار جائے گی۔ مایوسی، خوف اور نفرت کے اس دور میں محمد دیپک، متھرا کے گاؤں کے عام شہری، سچ بولنے والے بچے، پارلیمنٹ میں آواز اٹھانے والے نمائندے اور سماج کو جھنجھوڑنے والے علما یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہندوستان ابھی مکمل طور پر ہارا نہیں ہے۔ جمہوریت کی بقا کے لیے یہ چہرے یاد رکھے جائیں گے، کیونکہ تاریخ ہمیشہ اقتدار والوں کو نہیں، ضمیر والوں کو یاد رکھتی ہے۔ اگر آئین آج بھی زندہ ہے تو صرف اس لیے کہ کچھ عام لوگ اب بھی اس پر یقین رکھتے ہیں، اور نفرت کے اندھیرے میں چراغ جلانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

ڈیجیٹل محبت، آن لائن کھیل اور کمسن ذہن، ایک خاموش سماجی بحران کی دستک

از: عبدالحلیم منصور

غازی آباد میں تین کم سن بہنوں کی المناک موت نے ڈیجیٹل عہد کے ایک ایسے پہلو کو بے نقاب کر دیا ہے جس پر عموماً سنجیدہ مکالمہ کم اور وقتی تشویش زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ واقعہ محض ایک گھریلو سانحہ یا چند لمحوں کی خبر نہیں، بلکہ ایک گہرے سماجی بحران کی علامت ہے، جو اس سوال کو ازسرِنو ہمارے سامنے رکھتا ہے کہ آن لائن دنیا، خصوصاً گیمز اور سوشل پلیٹ فارمز، ہمارے بچوں اور نوعمر ذہنوں پر کس حد تک اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق 16، 14 اور 12 سالہ تینوں بہنیں ایک آن لائن کوریائی ٹاسک بیسڈ "لو گیم" میں غیر معمولی حد تک ملوث تھیں۔ شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ وابستگی محض تفریح تک محدود نہیں رہی بلکہ رفتہ رفتہ ان کی نفسیاتی دنیا پر حاوی ہوگئی۔ ماہرین نفسیات کے مطابق کم عمر بچے آن لائن تجربات اور حقیقی زندگی کے درمیان واضح حد قائم کرنے میں اکثر ناکام رہتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب کسی کھیل یا ڈیجیٹل سرگرمی کو محبت، قربانی، راز داری اور "آخری امتحان" جیسے جذباتی تصورات کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ ایسے میں کھیل ایک فرضی مشغلہ نہیں رہتا بلکہ ذہنی دباؤ کی ایک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس سانحے کی تفصیلات اس خدشے کو مزید تقویت دیتی ہیں۔ ایک عینی شاہد کے مطابق تینوں بہنیں بالکونی کے قریب ایک ساتھ نظر آئیں، گویا کسی اجتماعی فیصلے پر پہنچ چکی ہوں۔ یہ منظر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ معاملہ کسی لمحاتی جذباتی ردِعمل کا نہیں بلکہ ایک طویل ذہنی دباؤ اور نفسیاتی الجھن کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ فارنزک ماہرین اور تفتیشی ادارے ڈیجیٹل آلات، چیٹس اور گیم سے جڑے ٹاسکس کا باریک بینی سے جائزہ لے رہے ہیں تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ آن لائن ہدایات اور ڈیجیٹل تعاملات نے ان کم سن ذہنوں پر کس نوعیت کا اثر ڈالا۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ ڈیجیٹل دنیا کسی ایسے المیے کا سبب بنی ہو۔ 2017 میں "بلیو وہیل چیلنج" نے ہندوستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں شدید تشویش پیدا کی تھی۔ اس وقت بھی ابتدا میں ان واقعات کو افواہوں یا انفرادی معاملات کے طور پر نظرانداز کیا گیا، مگر بعد ازاں درجنوں جانوں کا ضیاع اس سوچ کی سنگینی کو آشکار کر گیا۔ غازی آباد کا سانحہ اسی تلخ حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ ہم نے ماضی کے تجربات سے پوری طرح سبق نہیں سیکھا اور آج بھی بچوں کی ڈیجیٹل دنیا کو سنجیدگی سے سمجھنے میں ناکام ہیں۔ ماہرین نفسیات اس نکتے پر متفق ہیں کہ آج کا نوعمر بچہ اسکرین پر موجود اپنے اوتار یا آن لائن شناخت کے ساتھ جذباتی رشتہ قائم کر لیتا ہے۔ آہستہ آہستہ حقیقی زندگی کے مسائل، رشتے اور ذمہ داریاں پس منظر میں چلی جاتی ہیں اور ورچوئل دنیا ہی اصل حقیقت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس کیفیت میں تنہائی، کم گفتگوئی، والدین سے فاصلہ اور جذباتی عدم استحکام معمول بن جاتا ہے۔ جب حقیقی دنیا میں سننے والا کوئی نہ ہو تو آن لائن دنیا ایک پُرکشش مگر جھوٹا سہارا فراہم کرتی ہے، جو بعض اوقات خطرناک انجام تک لے جا سکتا ہے۔

یہاں اصل سوال یہ نہیں کہ آن لائن گیمز یا ٹیکنالوجی بذاتِ خود غلط ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے اپنے بچوں کو اس دنیا کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا ہے؟ کیا والدین جانتے ہیں کہ ان کے بچے اسکرین پر کیا دیکھ رہے ہیں، کس سے بات کر رہے ہیں اور کن ذہنی مراحل سے گزر رہے ہیں؟ اکثر گھروں میں بچوں کی خاموشی یا حد سے زیادہ موبائل استعمال کو مصروفیت یا خود کفالت سمجھ لیا جاتا ہے، حالانکہ یہی خاموشی کسی اندرونی اضطراب یا مدد کی غیر محسوس پکار بھی ہو سکتی ہے۔ یہ بحران صرف خاندان تک محدود نہیں بلکہ تعلیمی ادارے بھی اس اجتماعی ناکامی کا حصہ ہیں۔ اسکول اور کالج بچوں کو امتحان، مقابلہ اور نتائج کے لیے تو تیار کرتے ہیں، مگر زندگی کے دباؤ، ناکامی کے خوف اور ذہنی الجھنوں سے نمٹنے کی عملی تربیت نہایت محدود ہے۔ ذہنی صحت آج بھی ہمارے تعلیمی نظام میں ایک ثانوی موضوع سمجھی جاتی ہے، جبکہ عالمی ادارے مسلسل خبردار کر رہے ہیں کہ نوعمر بچوں میں اضطراب، ڈپریشن اور ذہنی دباؤ کے واقعات میں تشویشناک اضافہ ہو رہا ہے۔ ریاست اور پالیسی سازوں کی ذمہ داری بھی اس معاملے میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ آن لائن گیمز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے لیے عمر کی حد، مواد کی نگرانی، نفسیاتی انتباہات اور ہنگامی شکایت کے مؤثر نظام کو محض کاغذی ضابطوں تک محدود رکھنا سنگین غفلت کے مترادف ہے۔ ایسے گیمز یا ایپس جو نفسیاتی ہیرا پھیری، جذباتی دباؤ یا خود کو نقصان پہنچانے کے رجحان کو بڑھاوا دیں، ان کے خلاف فوری اور سخت کارروائی ناگزیر ہے۔ انسانی زندگی کو کاروباری مفاد سے بالاتر رکھنا ہی کسی بھی ریاست کا اصل امتحان ہوتا ہے۔ اس پورے منظرنامے میں سب سے زیادہ تشویشناک پہلو نسل نو کا مستقبل ہے۔ یہ وہ بچے ہیں جن کے ہاتھوں میں کل کی باگ ڈور ہونی چاہیے تھی، مگر ہم نے انہیں ایسے بوجھ تھما دیے ہیں جو ان کے نازک ذہن برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم ایک ایسی نسل کی پرورش کر رہے ہیں جو بظاہر جدید، باخبر اور باصلاحیت ہے، مگر اندرونی طور پر شدید تنہائی، بے یقینی اور دباؤ کا شکار ہے۔ اگر اس حقیقت کو آج سنجیدگی سے تسلیم نہ کیا گیا تو آنے والے برسوں میں ایسے سانحات معمول بنتے چلے جائیں گے۔ غازی آباد کا واقعہ ایک واضح وارننگ ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ بچوں کو کنٹرول نہیں بلکہ توجہ کی ضرورت ہے، نگرانی نہیں بلکہ رفاقت کی ضرورت ہے، اور نصیحت نہیں بلکہ مکالمے کی ضرورت ہے۔ مسئلہ ٹیکنالوجی کا نہیں بلکہ ہماری ترجیحات، ہماری خاموشیوں اور ہماری اجتماعی غفلت کا ہے۔ اگر آج ہم نے اپنی نسل نو کی ذہنی صحت، جذباتی سلامتی اور انسانی رشتوں کو سنجیدگی سے نہ لیا تو کل ہمارے پاس افسوس کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔

غازی آباد کا سانحہ ہمیں صرف افسردہ نہیں کرتا بلکہ بے چین بھی کرتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں آئینہ دکھاتا ہے کہ ہم نے ترقی، سہولت اور مصروفیت کے نام پر اپنے بچوں سے گفتگو کا دروازہ کب بند کر دیا۔ آج کا کمسن ذہن شور سے بھری اس دنیا میں سب سے زیادہ توجہ، تحفظ اور رہنمائی کا محتاج ہے، مگر وہی ذہن سب سے زیادہ تنہا چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسکرین کے پیچھے چھپی ہوئی دنیا نے رشتوں کی حرارت چھین لی ہے، اور ہم نے خاموشی کو سکون سمجھنے کی خطرناک غلطی کی ہے۔ یہ المیہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ اگر بچے اپنے خوف، الجھن اور دباؤ کا اظہار والدین، اساتذہ یا سماج سے نہیں کر پا رہے تو وہ کہاں جائیں گے؟ آن لائن کھیل، ورچوئل تعلقات اور ڈیجیٹل چیلنج اسی خلا کو پُر کرتے ہیں، مگر یہ خلا پُر نہیں ہوتا، بلکہ گہرا ہو جاتا ہے۔ یہ صرف تین زندگیاں نہیں جو ختم ہوئیں، بلکہ ہمارے اجتماعی شعور، ہماری ترجیحات اور ہماری ذمہ داریوں پر ایک سوالیہ نشان ثبت ہوا ہے۔ اگر آج بھی ہم نے بچوں کی ذہنی صحت کو محض ایک ضمنی مسئلہ سمجھا، اگر ہم نے مکالمے کے بجائے خاموشی کو ترجیح دی، اور اگر ہم نے ٹیکنالوجی کے استعمال کو اخلاقی اور انسانی دائرے میں رکھنے کی سنجیدہ کوشش نہ کی، تو آنے والا وقت مزید تلخ خبریں ہمارے سامنے رکھے گا۔ غازی آباد کا واقعہ ہمیں متنبہ کر رہا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے بی سننے کا، سمجھنے کا اور سنبھالنے کا۔ ورنہ ہم ایک ایسی نسل کے وارث ہوں گے جو سب کچھ جانتی ہوگی، مگر جینے کی طاقت کھو چکی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیکرِ علم و عمل: مولانا نورالحسن قاسمی فتحپوریؒ

از قلم: فرحان بارہ بنکوی

اس ربعۂ مسکوں پر بنی نوع انسان کی آمد کا سلسلہ تخلیق حضرتِ آدمؑ سے شروع ہوا اور تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔ ہر فردِ بشر اپنی زیست کے مقررہ ایام کی تکمیل کے بعد ملکِ عدم کے لیے رختِ سفر باندھتا رہے گا۔ کسی کے حصے میں ایمان کی دولت ہوگی اور اپنے ساتھ کارِ خیر کا ذخیرہ لے کر دربارِ ایزدی میں حاضر ہوگا تو کوئی خالی ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوگا۔

یوں تو ہر شخص اپنی بساط کے مطابق اور اپنے ذوق کے موافق خدمات انجام دیتا ہے؛ لیکن ان میں سے تعلیمی خدمات کا انجام دینا بہترین مشغلہ اور معلم ہونا سب سے بڑا اعزاز ہے؛ کیونکہ خود شہنشاہ بطحا نے فرمایا: ''اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا'' (میں بحیثیتِ معلم مبعوث کیا گیا ہوں) یہ اعزاز سبھی کو حاصل نہیں ہوتا کہ وہ تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے اور نئی نسل کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرے۔ مولانا نورالحسن قاسمی فتحپوری نور اللہ مرقدہ رسمی تعلیم کے بعد سے علومِ دینیہ کی ترویج و اشاعت میں مسلسل یکسوئی کے ساتھ منہمک رہے اور اپنی عمر کے قیمتی ۴۵ر سال درس و تدریس میں صرف کیے۔ آپ کی ولادت ضلع بارہ بنکی کے معروف و مشہور قصبہ ''فتحپور'' کے محلہ ''قاضی پور'' میں حبیب احمد (متوفی: ۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ، مطابق ۲۴ر جولائی ۱۹۸۰ء) بن رمضان علی کے گھر ۱۳ر رجب المرجب ۱۳۶۹ھ مطابق: یکم مئی ۱۹۵۰ء بروز پیر ہوئی۔ آپ کے آبا و اجداد قصبہ ''پینتے پور'' ضلع ''سیتاپور'' سے ہجرت کر کے قصبہ تحصیل ''فتحپور'' (ضلع بارہ بنکی) کے محلہ ''قاضی پور'' میں سکونت پذیر ہوئے، پھر ۱۹۶۲ء میں آپ کے والد حبیب احمد نے محلہ ''قاضی پور'' سے منتقل ہو کر محلہ ''نالہ پار دکھنی (جنوبی)'' میں جائے قیام اختیار کیا اور تب سے آپ کا خاندان اسی آبائی مکان میں مقیم ہے۔

آپ کی عمر جب پانچ برس ہوئی تو قصبہ فتحپور کے ہی ''مدرسہ نذیریہ انوارالعلوم'' (جو مولانا نذیر علی فتحپوریؒ کے نام پر قائم تھا؛ لیکن گردشِ زمانہ اور عوام کی بے توجہی کی بنا پر یہ قدیم ادارہ اب ختم ہو چکا ہے۔) میں داخل کرایا گیا اور اس طرح ابتدائی تعلیم مقامی طور پر حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا سراج احمد قمرؒ کے والد بزرگوار حافظ عبد الحلیم صاحبؒ کے اصرار پر آپ کے والد حبیب احمد صاحب نے جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم، قصبہ ''رسولی'' (ضلع بارہ بنکی) میں داخلہ کرا دیا، جہاں حضرت مولانا ابو العطا عبد الغنی صاحب رسولویؒ (مجازِ صحبت مولانا اشرف علی تھانویؒ) کے زیرِ سایہ رہ کر ابتدائی عربی فارسی سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک مکمل تعلیم حاصل کی۔ جامعہ مدینۃ العلوم میں حصولِ تعلیم کے بعد آپ نے اکابر علما سے کسبِ فیض کے لیے دارالعلوم دیوبند کا رُخ کیا، اور وہاں دو سال، موقوف علیہ (درجۂ ہفتم) اور دورۂ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی اور ۱۳۹۰ھ مطابق: اکتوبر سن ۱۹۷۰ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذۂ کرام و شیوخ کی فہرست طویل اور قابلِ رشک ہے، جنہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: (۱) اساتذۂ جامعہ مدینۃ العلوم، رسولی: جن میں: (۱) حضرت مولانا ابو العطا عبد الغنی صاحب رسولویؒ (ناظم و صدر مدرس) (۲) حضرت مولانا عبد السلام صاحب زید پوریؒ (شیخ الحدیث) (۳) حضرت مولانا محمد سلیمان شمسیؔ اعظمی صاحبؒ (۴) حضرت مولانا محمد انصار صاحب بھاگلپوری (موجودہ شیخ الحدیث دارالعلوم، حیدرآباد، تلنگانہ) (۵) حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب رسولویؒ (۶) حضرت مولانا محمد نیاز صاحب اعظمیؒ (۷) حضرت مولانا محمد رفیق صاحبؒ سہری بارہ بنکوی وغیرہ۔ (۲) اساتذۂ دارالعلوم دیوبند: جن میں: (۱) حضرت مولانا فخرالدین صاحب مرادآبادی، (سابق شیخ الحدیث، دارالعلوم دیوبند) (بخاری شریف جلدِ اول) (۲) حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ (صدر مفتی، دارالعلوم دیوبند) (بخاری شریف جلدِ ثانی) (۳) حضرت مولانا شریف صاحب دیوبندیؒ (مسلم شریف) (۴) حضرت مولانا عبد الاحد صاحبؒ (ابو داؤد شریف) (۵) حضرت مولانا فخر الحسن صاحب (ترمذی شریف مع شمائل ترمذی) (۶) حضرت مولانا حسن صاحب بہاریؒ (نسائی شریف) (۷) حضرت مولانا علامہ انظر شاہ صاحب مسعودی کشمیریؒ (خلف الرشید حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ) (شرح معانی الآثار، المعروف بہ طحاوی شریف) (۸) حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحبؒ (ابن ماجہ شریف، مؤطا امام مالک و مؤطا امام محمدؒ)۔

اسی زمانہ میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے اجازتِ حدیث مسلسلات اور شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ **تدریسی خدمت:** آپ نے حصولِ تعلیم کے بعد درس و تدریس کا قصد کیا اور ۱۶ر مئی ۱۹۷۱ء کو ''جامعہ مدینۃ العلوم'' رسولی ضلع بارہ بنکی میں نائب تحتانیہ کے عہدے پر تقرر پا کر درس و تدریس سے وابستہ ہوئے۔ ابتدا میں حسبِ دستور گرچہ تین ماہ کا عارضی تقرر ہوا؛ لیکن انتظامیہ نے حسنِ کارکردگی کی بنا پر تین ماہ بعد تقرر کا استقلال کیا۔ دورانِ ملازمت انتظامیہ نے بہتر کارکردگی اور لگن کی بنا پر متعدد مواقع پر پرموشن دیا اور اس طرح آپ ترقی کی منازل طے کرتے رہے؛ چنانچہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۷ء کو پرموشن پا کر نائب تحتانیہ سے صدرِ تحتانیہ کے عہدے پر فائض ہوئے۔ اس کے بعد یکم دسمبر ۱۹۸۶ء کو صدرِ تحتانیہ سے صدرِ فوقانیہ کے عہدے پر فائض ہوئے اور پھر ۲۹ر نومبر ۱۹۸۸ء کو صدرِ فوقانیہ سے نائب عالیہ کے عہدے پر پہنچے اور اس طرح ۴۱ر سال ۱ر ماہ، ۱۴ر دن درس و تدریس میں اشتغال کے بعد ۳۰ر جون ۲۰۱۲ء کو ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ ملازمت سے سبک دوشی اور تشفی بخش ذریعۂ معاش کے بعد بھی طلبہ کی تعلیمی فکر اور تدریس سے شغف نے ان کو آرام طلبی پر آمادہ نہیں کیا؛ بلکہ تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور ۴ر سال مسلسل تدریسی خدمات انجام دیتے رہے؛ لیکن ۸ر اکتوبر ۲۰۱۶ء کو مدرسہ میں اچانک ہی سخت ڈینگی بخار اور کمزوری نے اپنی گرفت میں لے لیا؛ چنانچہ اسی علالت اور اہلِ خانہ کے آرام کرنے کے اصرار کی بنا پر تدریسی زندگی کو خیرباد کہنا پڑا۔ اس بنا پر ۸ر اکتوبر ۲۰۱۶ء آپ کی رسمی تدریسی زندگی کا آخری دن ثابت ہوا۔ آپ جسمانی ساخت میں ہلکے پھلکے بدن کے مالک تھے اور صحت کے اعتبار سے تمام ظاہری امراض سے پاک تھے؛ لیکن ۸ر جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ مطابق: ۳۰ر نومبر ۲۰۲۵ء بروز اتوار صبح اچانک سے سانس اکھڑ گئی اور فوری ایرا ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا۔ چار روز زیرِ علاج رہے اور ۱۲ر جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ مطابق ۳ر دسمبر ۲۰۲۵ء بروز بدھ، رات تقریباً سات آٹھ بجے کے درمیان تقریباً ۷۵ر سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ۱۲ر جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ مطابق ۴ر دسمبر ۲۰۲۵ء بروز جمعرات، شہر کے قلب میں واقع عید گاہ میدان پیر بٹاون میں منجھلے بیٹے مفتی فرحان بارہ بنکوی نے ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں بعد نمازِ ظہر نمازِ جنازہ ادا کرائی اور قدیمی قمریہ باغ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پس ماندگان میں تین بیٹے، دو بیٹیوں کے علاوہ بیوہ ہیں۔ خدائے ذوالجلال والاکرام ان کی کامل مغفرت فرما کر، ان کو شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

جلگاؤں سول ہسپتال میں عالمی یوم منہ صحت پر رہنمائی و بیداری مہم کا شاندار انعقاد

جلگاؤں 06 فروری (عبدالوحید جنیدی) گزشتہ دنوں جلگاؤں کے سرکاری ہسپتال میں عالمی منہ کے امراض وصحت پر رہنمائی و بیداری مہم کا انعقاد کیا گیا جس میں ماہر ڈاکٹروں نے مریضوں کے منہ کی صحت کی جانچ کر کے ضروری مشوروں سے رہنمائی کی۔ دانت اور مسوڑوں کی بیماریوں کی علامتیں اور منہ کی صفائی پر خصوصی توجہ دینے کو کہا گیا۔ اس ضمن میں منہ کی صحت اور صفائی اور روزمرہ کی زندگی میں منہ اور دانتوں کی شکایتوں پر بیداری پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔ ہسپتال و کالج کے ڈین ڈاکٹر گریش ٹھاکور میڈیکل سپرٹنڈنٹ سنگیت گاوت، ڈپٹی میڈیکل سپرٹنڈنٹ ڈاکٹر عمران پٹھان، دانتوں کے ماہر ڈاکٹر مونیکا جادھو، سینئر رہائشی ڈاکٹر پرشانت اور ڈاکٹر روزل، اسی طرح طبی خدمات کے شعبہ جات سے منسلک قاسم عمر و دیگر حضرات موجود تھے۔

نائیکواڑی گروپ آف انسٹی ٹیوٹ دسویں جماعت کے طلباء وطالبات کو پروقار وداعیہ

طلباء زندگی کے اگلے مراحل میں محنت، دیانت اور خود اعتمادی کو شعار بنائیں: ادریس نائیکواڑی

میرج ۷ر فروری :(ف۔الف) نائیکواڑی گروپ آف انسٹی ٹیوٹس، میرج کے زیرِ اہتمام اورآزاد شکشن سنستھا، میرج کی سرپرستی میں جواہر ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی بورڈ امتحان 2026 کے طلبہ کے لیے ایک باوقار وداعیہ و اعزاز تقریب نہایت شاندار اور یادگار انداز میں منعقد ہوئی۔ اس پروقار تقریب نے تعلیمی، تہذیبی اور جذباتی رنگوں کو یکجا کرتے ہوئے طلبہ، اساتذہ اور مہمانانِ خصوصی کے دلوں پر گہرے نقوش ثبت کیے۔ تقریب کا آغاز ابوذر کھاٹک کی پرسوز آواز میں تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جبکہ میسرہ ملانے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کر محفل کو روحانی فضا سے معطر کر دیا۔ استقبالیہ اور تعارفی کلمات کے بعد معزز مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی رکن قانون ساز کونسل مہاراشٹر ادریس نائیکواڑی و صدر آزاد شکشن سنستھا میرج بطورِ خاص شریک رہے۔

انہوں نے اپنے صدارتی و رہنمائی خطبے میں طلبہ کو زندگی کے اگلے مراحل میں محنت، دیانت اور خود اعتمادی کو شعار بنانے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ یہی نوجوان طلباء وطالبات مستقبل کے معمار ہیں اور ان کی کامیابی ہی ملک کی کامیابی ہے۔ تقریب کی ایک نمایاں جھلک طلبہ کی جانب سے اسکول کو پیش کیا جانے والا قیمتی تحفہ تھا، جس میں CCTV، DVR باکس اور مانیٹر شامل تھے۔ یہ تحفہ طلبہ نے اپنے تعلیمی ادارے سے محبت اور وابستگی کے اظہار کے طور پر پیش کیا جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ پروگرام کے دوران طلبہ نے اپنے تاثرات نہایت پُراثر انداز میں پیش کیے۔ جذبات سے بھرپور ان تقاریر میں اساتذہ کی محنت، ادارے کی تربیت اور بیتے تعلیمی سفر کی یادوں کا والہانہ ذکر کیا گیا۔ متعدد طلبہ کی آنکھیں نم نظر آئیں جبکہ اساتذہ بھی اس جذباتی منظر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اساتذہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مقررین نے طلبہ کو دعاؤں اور نیک تمناؤں سے نوازا اور انہیں نصیحت کی کہ وہ زندگی کے ہر میدان میں اپنے ادارے کا نام روشن کریں۔ آخر میں معزز مہمان خصوصی سید حسین اختر (چیئرمین، اردو ساہتیہ اکادمی مہاراشٹر) نے رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم صرف ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ کردار سازی کا عمل ہے۔ انہوں نے ادارے کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں جی بی پیر زادے اور محترم آر آر دیومانے نے بھی اپنے قیمتی کلمات سے طلباء وطالبات کو رہنمائی کی۔ تقریب کے اختتام پر شکریہ کی رسم آر ڈی شیخ کے ذریعے ادا کی گئی اور یوں یہ یادگار محفل خوشگوار یادوں اور روشن مستقبل کی دعاؤں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ یہ تقریب طلبہ کے تعلیمی سفر کے ایک اہم موڑ کی علامت ثابت ہوئی جسے وہ مدتوں یاد رکھیں گے۔

امام بارگاہ خدیجۃ الکبریٰ مسجد پر خودکش حملہ قابل مذمت: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ: ۷ر فروری (پریس ریلیز/ ابوتحمہ انصاری) آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں امام بارگاہ خدیجۃ الکبریٰ کے قریب نمازِ جمعہ کے وقت پیش آنے والے دہشت گردانہ حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے اس واقعے کو انسانیت کو شرمسار کرنے والا عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ عبادت گاہوں کے اطراف تشدد کی کارروائیاں امن عالم اور انسانی اقدار پر براہِ راست حملہ ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے واقعے میں شہید ہونے والے افراد کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معصوم جانوں کا ضیاع ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے شہداء کے لیے مغفرت اور

بلندیِ درجات کی دعا کی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی کوئی سرحد، کوئی مذہب اور کوئی جواز نہیں ہوتا۔ بے گناہوں کو نشانہ بنانا کسی نظریے کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ یہ انسان دشمن سوچ کی عکاسی ہے۔ عمار رضوی نے خبر کے ذریعے حکومتِ پاکستان اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی شفاف اور مؤثر تحقیقات کر کے ذمہ دار عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور عبادت گاہوں سمیت حساس مقامات کی سیکیورٹی کو مزید مضبوط کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اس طرح کے واقعات سماجی تانے بانے کو پاش پاش کرنے کی منشا سے کئے جاتے ہیں اس لیے وہ نفرت کے بیانیے کے مقابلے میں امن، رواداری اور انسان دوستی کے پیغام کو فروغ دیں۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ اس نوعیت کے واقعات پوری دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ دینے کے لیے کافی ہیں اور عالمی برادری کا دہشت گردی کے خلاف متحد ہونا ہی پائیدار امن کی واحد راہ ہے۔

تائیوان کی سلامتی ہندوستان کے اسٹریٹجک مفادات کیلئے اہم۔ وزارت خارجہ

نئی دہلی6، فروری۔ ایم این این۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ہندوستان کی تجارت، معیشت، عوام سے عوام کے تعلقات اور سمندری مفادات پر براہ راست اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے آبنائے تائیوان میں امن اور استحکام کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ بیان ہندوستان کے نقطہ نظر میں تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے، جو تائیوان کی سلامتی کو اس کے وسیع تر اسٹریٹجک ماحول کو متاثر کرنے والی براہ راست تشویش کے طور پر تسلیم کرتا ہے، بجائے اس کے کہ دور دراز کا مسئلہ ہو۔ ہندوستان تائیوان کی سلامتی کو اس کے قومی مفادات سے منسلک ایک ٹھوس اسٹریٹجک تشویش کے طور پر تیار کرتا ہے، تجریدی اصولوں سے آگے بڑھ کر ایک عملی نقطہ نظر کی طرف بڑھتا ہے۔ تحمل اور پرامن حل کا مطالبہ ایک غیر مستحکم عالمی ترتیب کے درمیان ہند-بحرالکاہل میں طاقت کا مستحکم توازن برقرار رکھنے کے ہندوستان کے مقصد کو اجاگر کرتا ہے۔ بھارت کی یکطرفہ کارروائیوں کی ناپسندیدگی ہندوستان-چین سرحد کے ساتھ چین کے جارحانہ رویے کی آئینہ دار ہے، جہاں بیجنگ نے مستقل طور پر جمود کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آرٹیکل دلیل دیتا ہے کہ بھارت اب مکمل طور پر محتاط سفارت کاری کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ میں ریاستی سمینار اور نعتیہ مشاعرہ

اردو زبان وادب بالخصوص نعتیہ شاعری کے فکری وفنی پہلوؤں پر سیر حاصل مذاکرہ، بدست ڈاکٹر حافظ کرناٹکی 'ندائے رحمت' کی رسم اجرا

شیموگہ (پریس ریلیز) اردو زبان و ادب بالخصوص نعتیہ شاعری کے فکری، فنی اور روحانی پہلوؤں پر سیر حاصل مذاکرے کے لیے کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ کے شعبہ اردو اور سہادری آرٹس کالج کے اشتراک سے ایک روزہ ریاستی اردو سمینار، رسم اجرا اور نعتیہ مشاعرہ نہایت وقار اور علمی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس سمینار کا موضوع ”نثر سے نعت تک: ایس ایم عقیل“ رکھا گیا۔ جس میں ریاست کے مختلف اضلاع سے اساتذہ جامعات، محققین، ادبا، شعراء اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مسٹر اے ایل منجوناتھ، رجسٹرار کوئمپو یونیورسٹی شیموگہ نے کی۔ صدارتی خطاب میں انہوں نے اردو زبان سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو سے ان کا رشتہ محض رسمی نہیں بلکہ قلبی وابستگی کا ہے، اسی لیے وہ اردو طلبہ کے ہر پروگرام میں پابندی کے ساتھ شرکت کو باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ شعبہ اردو کے اساتذہ اور طلبہ کی سرگرمیوں کو دیکھ کر انہیں دلی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے دورانِ خطاب نعت کے متعدد اشعار بھی سنائے، جنہیں حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ مسٹر منجوناتھ نے یقین دلایا کہ شعبہ اردو کی ہمہ جہت ترقی کے لیے وہ ہر ممکن تعاون فراہم کریں گے۔ معروف شاعر اطفال ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی نے نعتیہ مجموعہ ندائے رحمت کی رسم اجراء انجام دی۔ اور اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں کہا کہ آج کی یہ محفل اردو زبان و ادب کے ایک کامیاب استاد، معتبر ناقد و محقق اور صاحب طرز شاعر حضرت شاہ مدار عقیل کے نعتیہ مجموعے کی اجرائی تقریب کے طفیل نعتیہ شاعری پر سنجیدہ گفتگو کا خوب صورت موقع فراہم کر رہی ہے۔ پروفیسر عقیل صاحب ایک صاحب کردار فنکار ہیں، وہ اہلِ فن اور اہلِ علم کے سچے پرستار ہیں۔ زبان و ادب کے خادم اور سردار ہیں۔ ان کے دم قدم سے شیموگہ کا ماحول پر بہار ہے۔ انہیں تنقید سے شغف ہے تو شاعری سے پیار ہے۔ عشق نبی سے وہ سرشار ہیں۔ ان کی نعتوں میں عقیدت مندی کا سنسار ہے۔ سیرت نبوی کی خوشبو کی بہار ہے۔ وہ فرقت یثرب و مدینہ میں سراپا بے قرار ہیں۔ ان کے اشعار اور مصرعے ان کے درد سے اشکبار ہیں۔ یہ ایسی نعتیں ہیں جن سے حب رسول کی سانسیں مشکبار ہیں۔ یہ نعتیں ان کے دل کی قاشیں اور ان کے جذبوں کا اظہار ہیں۔ اتنی خوب صورت نعتوں کا یہ مجموعہ نہ صرف روح کی غذا ہے بلکہ ایمان کا شعار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نعتیں ان کے لیے توشہ آخرت بنیں گی۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ اہل دل کے اضطراب کو قرار بخشیں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ ان کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ دوسروں کے لیے مشعل راہ بنائے۔ سمینار کے کلیدی خطبے میں پروفیسر حمید اکبر نے نعتیہ ادب کے مختلف فنی و فکری نکات پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ نعت گوئی نہایت نازک اور کٹھن صنفِ سخن ہے، جس میں حد درجہ احتیاط اور شعوری ذمہ داری درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے احادیثِ مبارکہ کے تراجم اور حوالہ جات پیش کرتے ہوئے حضرت حسان بن ثابت کی نعتیہ شاعری پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی کرناٹک کے شعرائے نعت کے منتخب اشعار سنائے اور حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی سوانح و ادبی خدمات کا بھی تذکرہ کیا۔ روزنامہ آج کا انقلاب شیموگہ کے ایڈیٹر جناب مدثر احمد نے بطورِ مبصر اپنی آرا پیش کرتے ہوئے سمینار کے علمی معیار اور موضوع کی معنویت کو سراہا۔ سنڈیکیٹ ممبر جناب مصور باشاہ نے شعبہ اردو میں خالی اسامیوں کو جلد پر کرنے کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ شعبہ اردو بھرپور ترقی کرے اور اس مقصد کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ پروگرام کی نظامت محترمہ شبینہ طلعت نے نہایت خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ انجام دی۔ اختتام پر پروفیسر عاقل شاہ مدار نے کلماتِ تشکر پیش کرتے ہوئے مہمانانِ گرامی، مقالہ نگاروں، شعرا اور دور دراز سے تشریف لانے والے تمام شرکا کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ سمینار میں ڈاکٹر داؤد محسن، قمر الدین قمر، ڈاکٹر شکیلہ گوری خان، ڈاکٹر شبینہ طلعت، ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی، ڈاکٹر منظور نعمان، ڈاکٹر یاسین راہی، ڈاکٹر منظور دکنی، رابعہ بیگم، ڈاکٹر اسما کوثر، ثریا بیگم اور ڈاکٹر نازنین نے اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ نعتیہ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنی پرسوز اور عقیدت بھری نعتوں سے سامعین کے دلوں کو گرمایا ان میں ڈاکٹر ایس ایم عقیل، ڈاکٹر داؤد محسن، قمر الدین قمر، منیر دل، جلال محمودی، علیم اللہ علیم، عظمت اللہ عظمت، نصرت رحیم، سراج زیبائی، ڈاکٹر منظور نعمان، ڈاکٹر آفاق عالم، ڈاکٹر ریاض محمود، سید ظہیر احمد فنا، عابد اللہ اطہر، ڈاکٹر سیدہ نازنین ناز، فاروق شمس اور ارقم مظہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بھیونڈی میں اے ٹی ایم فراڈ، بزرگ مزدور سے 56 ہزار روپے کی ٹھگی

پولیس نے مقدمہ درج کیا

بھیونڈی ۷ر فروری: (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں اے ٹی ایم دھوکہ دہی کا ایک اور معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں ایک نامعلوم ملزم نے چالاکی سے اے ٹی ایم کارڈ پھنسا کر ایک بزرگ مزدور کے کھاتے سے 56 ہزار روپے نکال لیے۔ متاثرہ شخص کی شکایت پر بھیونڈی شہر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق، 65 سالہ منگلارام مانے 5 فروری کی رات تقریباً 8 بج کر 5 منٹ پر اپنی بیٹی ریکھا کے ساتھ تاڈالی کامت گھر روڈ پر واقع ایکسس بینک کے اے ٹی ایم میں رقم نکالنے پہنچے تھے۔ الزام ہے کہ اسی دوران ایک نامعلوم شخص نے اے ٹی ایم مشین میں چھیڑ چھاڑ کر ان کا کارڈ پھنسا دیا۔ بعد ازاں ملزم نے کسی طرح پن نمبر حاصل کر کے اے ٹی ایم کارڈ اپنے قبضے میں لے لیا اور متاثرہ کے کھاتے سے کل 56 ہزار روپے نکال لیے۔ یہ واقعہ ہنومان نگر گیٹ کے قریب گھوونش دیسی بار کے سامنے واقع اے ٹی ایم میں پیش آنے کی بات بتائی جا رہی ہے۔ متاثرہ شخص نے اس سلسلے میں شہر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ پولیس نے معاملے سے متعلق ای-شواہد بھی محفوظ کر لیے ہیں اور بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 318(4) اور 3(5) کے تحت نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش معاون پولیس انسپکٹر وشال پوار کر رہے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کی تلاش جاری ہے اور جلد ہی معاملے کا پردہ فاش کیا جائے گا۔

مدرسہ قادریہ ریاض البنات نرسی میں 8/واں سالانہ جشن ختم بخاری شریف کی روح پرور تقریب!

ناندیڑ: ۷ر فروری: (راست): گزشتہ کل مورخہ 18 / شعبان المعظم 1447ھ مطابق 7 / فروری 2026 / ء کو مدرسہ قادریہ ریاض البنات (نرسی: ناندیڑ) میں ایک عظیم الشان محفل ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا مدرسہ ہذا کی طالبات نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت کا گلدستہ پیش کیا جوں ہی ختم بخاری شریف کے لیے تشریف لائے ہوئے مہمان خصوصی فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی شرف الدین رضوی منظری اور محقق عصر حضرت علامہ مفتی افضال صاحب قبلہ، صدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی آمد ہوئی تو محفل میں ایک وقار اور نئی تازگی پیدا ہوگئی درس حدیث سے قبل حضرت علامہ مولانا قاری شاہد رضا صاحب قبلہ شیخ الحدیث و بانی و مہتمم اعلیٰ مدرسہ ہذا نے مہمانان خصوصی کی گل پوشی فرمائی بعدہ حضرت مفتی شرف الدین صاحب قبلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دینے کا اہتمام فرمایا۔ آپ نے اولاً اپنے خطاب میں حضرت امام بخاری کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بخاری شریف کی جمع وترتیب کی کیفیت وغیرہ پر عمدہ اور معلوماتی خطاب کیا۔ پھر آپ نے طالبات دورۂ حدیث کو ختم بخاری کی اس تقریب میں بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ صحیح بخاری شریف دیگر تمام کتابوں پر اس وجہ سے فائق ہے کہ اس میں امام بخاری نے نہایت محتاط طریقہ پر اعلیٰ درجہ کی صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔ امام بخاری نے خوب شہرت ومقبولیت حاصل کی، ان کے ہم عصروں حتی کہ ان کے شیوخ تک نے ان کا اعتراف کیا، ان کے بعد کے علما نے حدیث و علوم حدیث میں ان کی امامت کا لوہا مانا، یہاں تک کہ انھیں امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا گیا۔ صحیح بخاری کا اصل نام » الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ ہے جو صحیح البخاری کے نام سے مشہور ہے، یہ کتب احادیث میں سب سے مشہور حدیث کی کتاب ہے، اس کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نے بڑی جانفشانی عقیدت واحترام اور عرق ریزی واہتمام کے ساتھ لکھا ہے، محدثین کے یہاں اس کتاب کو ایک خاص مرتبہ وحیثیت حاصل ہے اور اسے حدیث پاک کی چھ امہات الکتب (صحاح ستہ) میں اول مقام حاصل ہے، خالص صحیح احادیث میں لکھی جانی والی پہلی کتاب شمار ہوتی ہے، اسے قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب کا درجہ حاصل ہے۔ اس کتاب نے امام بخاری کی زندگی ہی میں بڑی شہرت ومقبولیت حاصل کر لی تھی، اور مزید فرمایا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں محبوب ومقبول ہے اور رسول گرامی وقار نے اسے اپنی کتاب ہونے کا مژدہ سنایا، مزید حضرت والا نے طالبات کو نصیحت کرتے ہوئے انتہائی دلجمعی کے ساتھ اللہ و رسول کی رضا کے لیے حصول علم دین پر تلقین کی اور بانی و مہتمم اعلیٰ ادارہ ہذا اور سارے اساتذہ و معلمات کی محنتوں کاوشوں کو خوب سراہا۔ واضح رہے کہ اس سال مدرسہ ھذا سے 8 / طالبات درجہ فضیلت سے 2 / درجہ تحقیق فی الفقہ سے اور 12 / طالبات درجہ قرآت سے فارغ ہوئی ہیں کل ملا کر 20 / طالبات کی فراغت عمل میں آئی ہے۔ اس کے فوراً بعد دستار تحقیق و افتاء کی مناسبت سے حضرت مولانا مفتی غلام صمدانی مصباحی صاحب کی گل پوشی کی بھی تقریب ہوئی بانی ادارہ علامہ قاری شاہد رضا صاحب قبلہ نے موصوف کی بڑے ہی عزت و اکرام کے ساتھ گل پوشی اور چادر پوشی فرمائی۔ بعدہ فقیہ عصر حضرت مفتی افضال صاحب قبلہ نے ایک جامع پر مغز خطاب فرمایا حضرت نے اپنے خطاب میں نام نہاد مولائی فرقہ کا جم کر رد کیا اور حضرات شیخین کریمین کی فضیلت کو احادیث وقرآن اور فقہائے کرام کی توضیحات کی روشنی اجاگر کیا، نیز طالبات کو نہایت ہی عمدہ پر اثر نصیحت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ اے میری بچیوں تم ہمیشہ مسلک اعلیٰ حضرت کی سچی مبلغہ بن کر سماج اور معاشرے میں دین اسلام کی خدمت انجام دینا دین کا کام فقط اللہ و رسول کی رضا کے چاہیے، ہمیشہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی بسر کرنا امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی پاک زندگی آپ کے سامنے رہے، مسلک اعلی ہی صراط مستقیم ہے اسی پر ہمیشہ قائم رہنا۔

حضرات قضاۃ امارت شرعیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں: حضرت امیر شریعت مدظلہ

المعہد العالی کانفرنس ہال میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے مرکزی وذیلی قضاۃ کی ایک اہم نشست

(۷ر فروری: پریس ریلیز) آج بتاریخ ۷ر فروری ۲۰۲۶ء مطابق ۱۸ر شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ مرکزی دفتر امارت شرعیہ کے المعہد العالی کے کانفرنس ہال میں حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی صدارت میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے جملہ قضاۃ کرام کی ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی، حضرت امیر شریعت صاحب نے اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ کوئی ادارہ یا تنظیم نہیں، بلکہ یہ ایک اسلامی فکر ہے، ہم سب کو فکر امارت سے ہم آہنگ ہونا چاہیے، اس کے لئے فکر امارت سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عہدہ سے عزت یا ذلت نہیں ملتی بلکہ عزت اور وقار کا مدار کام اور لوگوں کے لئے نفع بخش ہونے پر ہے، ہر کوئی آپ کی عزت کرے یہ کوئی ضروری نہیں، اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگوں نے بُرا بھلا کہا، لیکن اس کی وجہ سے آپؐ کی عزت وعظمت اور تقدس پر ذرہ برابر کوئی فرق نہیں پڑا، اس لئے ہم سب کو بھی اپنے کاموں میں مخلص ہونا چاہئے اور لوگوں کے لیے نفع بخش بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت امیر شریعت صاحب نے قضاء کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قضاء کے ذریعہ عدل وانصاف قائم ہوتا ہے اور عدل وانصاف ہی کے ذریعہ امن وامان قائم ہوتا ہے، حضرت امیر شریعت صاحب دامت برکاتہم نے تمام قضاۃ کے کاموں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ یقینا آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں، آپ لوگ امارت شرعیہ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب نائب امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال نے فرمایا کہ یقینا آپ تمام لوگ صاحب علم وفضل ہے، آپ لوگوں سے بہت سارا کام لیا جاتا، ہر شعبہ کی نظر آپ ہی لوگوں پر ٹکی ہوتی ہے اور ہر شخص آپ سے امید لگائے بیٹھا ہوا ہے اور آپ سے امید بھی ہونی چاہئے اس لئے آپ اس کے لائق بھی ہیں جو لوگ جتنا کام کر کے گزر جاتے ہیں وہی لوگ اصل قابل تعریف ہیں اور وہی ان کے لئے سرمایہ ہے، امارت شرعیہ کا نظام قضاء مزید مضبوط اور مستحکم ہو رہا ہے، جس میں حضرات قضاۃ کا جہد مسلسل اور سعی پیہم کا عنصر غالب ہے۔ حضرت مفتی محمد سعید الرحمن صاحب قاسمی ناظم امارت شرعیہ وصدر مفتی امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال نے قضاۃ کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب اپنے معمولات میں کتابوں کے مطالعہ کو ضرور شامل رکھیں، خاص طور پر عائلی مسائل سے متعلق کتابوں کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں، مزید انہوں نے کہا کہ آپ سب کی محنتوں اور کوششوں سے الحمد للہ امارت شرعیہ کامیابی وکامرانی کی راہ پر گامزن ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادارہ کے لیے نفع بخش بنائے اور آپ سب کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال نے سب سے پہلے کارقضاء میں جو خامیاں اور کمیاں رہ جاتی ہیں ان پر تفصیل سے گفتگو کی اور تمام قضاۃ کرام کو ہدایت کی کہ کارقضاء ایک نہایت حساس اور اہم فریضہ ہے، جس میں کوتاہی پر عندالناس جواب دہ ہونے کے ساتھ ساتھ عنداللہ جواب دہ ہونا پڑے گا، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ کتاب وسنت اور اپنے اکابر کے ضابطے کے مطابق کارقضاء انجام دیں، مرکزی دارالقضاء سے جو ہدایت دی جائے اس پر ضرور عمل کی کوشش کریں، نیز یہ فرمایا کہ ہم سب کی شخصیت اور ہم سب کی عزت ادارہ کی وجہ سے ہے، اس لئے اپنے ذاتی مفاد پر ادارہ کے مفاد کو ترجیح دیں اور اپنے کسی مفاد کی وجہ سے ادارہ کو نقصان پہونچانے سے پرہیز کریں، حضرت قاضی صاحب کی اس بات پر حضرت نائب امیر شریعت اور حضرت ناظم صاحب نے پرزور تائید کی۔ مولانا ابوالکلام شمسی معاون ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ امارت کے اسکول کی تعمیر وترقی میں قضاۃ کرام بہت اہم کردار نبھاتے ہیں، مزید قضاۃ کرام اگر اس طرف توجہ دیں تو یہ کام اور مضبوط ہوگا، ان شاء اللہ۔ مولانا ارشد علی رحمانی قاضی شریعت مہدولی، دربھنگہ نے تنظیم کو بنانے کے تعلق سے کہا کہ ہم سب کو جتنی محنت کرنی پڑے کر کے تنظیم امارت شرعیہ کو مستحکم بنانا چاہئے۔ ایجنڈوں پر بحث میں قضاۃ کرام نے پورا پورا حصہ لیا اور حضرت امیر شریعت سے کھل کر تبادلہ خیال کیا اور کارقضاء سے متعلق پیش آمدہ پریشانیوں کو بیان کیا۔ مفتی محمد سہیل اختر قاسمی، مولانا محمد مجیب الرحمن قاسمی دربھنگوی، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی، مفتی محمد انور قاسمی، مولانا سعود عالم قاسمی، مولانا ارشد قاسمی پورنیہ، مولانا ارشد قاسمی گوگری، مولانا ارشد قاسمی کشن گنج اور مولانا رضی احمد ندوی نے زیر بحث ایجنڈوں پر کئی تجاویز پیش کئے، ان کے علاوہ مولانا مجیب الرحمن قاسمی بھاگلپوری، مولانا امتیاز احمد قاسمی، قاضی ضمیر الدین قاسمی، قاضی صبغۃ اللہ قاسمی، مولانا راشد انور قاسمی، مولانا شمس الحق قاسمی نے نظام قضاء کو وسیع تر کرنے اور مسائل ومعاملات کو حل کرنے کے لئے مختلف تدابیر بیان کیے۔ اجلاس کی نظامت مفتی وصی احمد قاسمی صاحب نائب قاضی شریعت نے کی، مولانا عبداللہ انس صاحب مرکزی دارالقضاء کی تلاوت اور مولانا ابوداؤد قاسمی دارالقضاء رانچی کی نعت شریف سے مجلس کا آغاز ہوا، اس اجلاس میں ڈاکٹر سید یاسر حبیب صاحب سکریٹری مولانا سجاد میموریل ہاسپٹل، ڈاکٹر سید نثار احمد صاحب، جناب ایس ایم شرف صاحب، جناب اے ڈی ایم عبد الوہاب صاحب، جناب عرفان الحسن صاحب انچارج بیت المال، جناب حاجی احسان الحق صاحب نے شرکت کی۔ اس نشست میں کئی اہم تجاویز پاس ہوئیں، اخیر میں امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ کی دعا اور کلمات تشکر کے ساتھ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

ہندوستانی معلمہ نے 10 لاکھ ڈالر کا عالمی ٹیچر پرائز جیتا

دوبئی 6، فروری۔ ایم این این۔ سینکڑوں تعلیمی مراکز بنانے اور کچی بستیوں کی دیواروں پر تعلیمی دیواروں کو پینٹ کرنے کے لیے مشہور ایک ہندوستانی استاد اور کارکن نے جمعرات کو 10 لاکھ ڈالر کا گلوبل ٹیچر پرائز جیتا۔ روبل ناگی نے متحدہ عرب امارات میں دبئی میں ہونے والی عالمی حکومتوں کے سربراہی اجلاس میں یہ ایوارڈ قبول کیا، یہ ایک سالانہ تقریب ہے جس میں دنیا بھر سے لیڈران آتے ہیں۔ اس کی روبل ناگی آرٹ فاؤنڈیشن نے پورے ہندوستان میں 800 سے زیادہ تعلیمی مراکز قائم کیے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ بچے جو کبھی اسکول نہیں گئے ہوں وہ منظم طریقے سے سیکھنا شروع کریں۔ وہ پہلے سے اسکول میں بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں۔ ناگی دیگر موضوعات کے علاوہ خواندگی، سائنس، ریاضی اور تاریخ سکھانے والے دیواروں کو بھی پینٹ کرتے ہیں۔ یہ انعام وارکی فاؤنڈیشن کی طرف سے دیا جاتا ہے، جس کے بانی، سنی ورکی نے منافع بخش GEMS ایجوکیشن کمپنی قائم کی جو مصر، قطر اور متحدہ عرب امارات میں درجنوں اسکول چلاتی ہے۔

بامعنی مکالمہ اور علمی اختلاف ہی تعلیمی ترقی کی بنیاد

مانو میں بین الاقوامی کانفرنس، پروفیسر سید عین الحسن اور پروفیسر چندر بھوشن شرما کے خطاب

حیدرآباد، 6 فروری (پریس نوٹ) بامعنی مکالمہ، تنقیدی شعور اور علمی اختلاف ہی کسی قوم کی تعلیمی ترقی کی بنیاد ہیں، اور اساتذہ کی بہترین تربیت ایک بہترین قوم کی ضمانت ہے۔ ان خیالات کا اظہار وائس چانسلر مانو پروفیسر سید عین الحسن نے کیا۔ وہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطبہ دے رہے تھے۔ اس کانفرنس کا عنوان ”قومی تعلیمی پالیسی 2020: اساتذہ کی تعلیم کے لیے مستقبل کی راہیں“ ہے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے یونیورسٹی آف حیدرآباد کے اشتراک سے کیا۔ پروفیسر عین الحسن نے کہا کہ علم کی اصل روح، مکالمہ ہے۔ جبکہ اختلافِ رائے کے ساتھ بامعنی گفتگو تعلیمی ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ ان کے مطابق اساتذہ افراد کی تشکیل کرتے ہیں اور افراد قوموں کی تعمیر کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ہائبرڈ موڈ میں منعقد کی جانے والی اس کانفرنس میں ملک و بیرون ملک سے 450 سے زائد ماہرین تعلیم، تعلیمی منتظمین، پالیسی ساز، محققین اور اساتذہ شرکت کر رہے ہیں۔ پروفیسر چندر بھوشن شرما نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیا۔ ونوبا بھاوے یونیورسٹی، ہزاری باغ کے وائس چانسلر پروفیسر بھوشن شرما کے مطابق قومی تعلیمی پالیسی 2020 اساتذہ کو محض مضمون پڑھانے والا نہیں بلکہ سماجی تبدیلی کا قائد تصور کرتی ہے۔ نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن (NCTE) کے چیئرپرسن پروفیسر پنکج اروڑا نے اپنے افتتاحی آن لائن پیغام میں کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مرکز ومحور استاد ہے۔ ہم تدریس کے روایتی تصور سے نکل کر فکری دریافت اور پیشہ ورانہ خود مختاری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ مربوط اساتذہ تعلیمی پروگرام (ITEP) اساتذہ کی تیاری میں معیار اور وقار کو یقینی بنائے گا۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ ایڈمنسٹریشن (نیپا) کی وائس چانسلر پروفیسر ششی کلا ونجاری نے کہا کہ تعلیم انسانی شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما کا ذریعہ ہے، اور مضبوط اساتذہ کے بغیر ترقی یافتہ بھارت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے ڈائرکٹر، IUCTE، پروفیسر پریم نارائن سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہا گر ہم سو سال کی منصوبہ بندی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انسان سازی پر توجہ دینی ہوگی، اور یہ کام صرف ایک باصلاحیت استاد ہی انجام دے سکتا ہے۔ مانو کے رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے بھی اجلاس کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کی کانفرنسیں تعلیمی اداروں، ریگولیٹری باڈیز اور پالیسی سازوں کے درمیان مضبوط ربط قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اور ان کے نتائج قومی تعلیمی اصلاحات کے لیے رہنما ثابت ہوں گے۔ استقبالیہ خطاب میں پروفیسر ایم ونجا، ڈین، اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ، مانو نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 اساتذہ کی تعلیم میں ایک جامع اور دوررس تبدیلی کا خاکہ پیش کرتی ہے، جس کا مقصد معیاری، لچکدار اور مستقبل سے ہم آہنگ تعلیمی نظام کی تشکیل ہے۔ کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے پروفیسر شاہین شیخ، صدر شعبہ تعلیم وتربیت، مانو نے کہا کہ یہ کانفرنس پالیسی اور عملی نفاذ کے درمیان خلیج کو کم کرنے اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تیاری کو مضبوط بنانے کی ایک اہم کوشش ہے۔ اس موقع پر کانفرنس سووینئر، اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ کے نیوز لیٹر اورُ کے عنوان سے شائع ہونے والی کتاب کی باضابطہ رونمائی عمل میں آئی۔ افتتاحی پروگرام کی نظامت ڈاکٹر اشرف نواز اور ڈاکٹر محسنہ انجم انصاری نے مشترکہ طور پر انجام دی۔ افتتاحی اجلاس کے اختتام پر شکریہ کی رسم پروفیسر اختر پروین نے ادا کی۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز طالب علم محمد سلمان کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ کانفرنس کے دوسرے دن مختلف پلینری اور تکنیکی سیشنز کے ذریعے اساتذہ کی تعلیم کے مستقبل سے متعلق سفارشات مرتب کی جائیں گی۔

غیر قانونی طور پر ریت نکاسی کرنے والوں کے خلاف

عثمان نگر پولیس کی کاروائی، 20لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ (نمائندہ):عثمان نگر پولیس نے غیر قانونی طور پر ریت نکاسی کرنے والے افراد کے خلاف مؤثر کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 20,00,000 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس اسٹیشن عثمان نگر، تعلقہ کندھار، ضلع ناندیڑ کی حدود میں عمل میں لائی گئی۔ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ تعلقہ لوہا کے موضع ییلی (Ye?i) کے شوار میں، گوداوری ندی کے پاتر میں بغیر اجازت کے کشتی کے ذریعے غیر قانونی طور پر ریت نکاسی کی جا رہی ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سنجے نیلپتر یوار کی قیادت میں پولیس ٹیم نے چھاپہ مار کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران موقع سے ایک فائبر کی لوہے کی کشتی برآمد کی گئی، جس کے ذریعے ریت نکاسی کی جا رہی تھی۔ تاہم پولیس کو دیکھتے ہی ملزم موقع سے فرار ہو گیا۔ موقع پر موجود گرام ریونیو آفیسر لکشمن گودھنے کی موجودگی میں پنچنامہ کیا گیا اور تقریباً 20 لاکھ روپے مالیت کی کشتی کو ضبط کر لیا گیا۔ بعد ازاں ریونیو حکام کی موجودگی میں کشتی کو وہیں جلا کر/تباہ کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں پولیس اسٹیشن عثمان نگر میں جرم نمبر 21/2026 کے تحت بی این ایس دفعہ 303(2) اور مائنز اینڈ منرل ایکٹ دفعہ 4/21 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ کارروائی 06 فروری 2026 کو صبح 7 بجے موضع ییلی، تعلقہ لوہا، ضلع ناندیڑ میں انجام دی گئی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ جناب ابیناش کمار، ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل، ایڈیشنل ایس پی سورج گورو اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر ڈاکٹر اشونی جگتاپ کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کامیاب کارروائی پر پولیس افسران و اہلکاروں کی ستائش کرتے ہوئے پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ نے ٹیم کو مبارکباد دی ہے۔ پولیس کی جانب سے غیر قانونی ریت نکاسی اور چوری کی روک تھام کے لیے "آپریشن فلیش آؤٹ" کے تحت کارروائیاں مسلسل جاری رہیں گی۔

ایل سی بی کی گئوونش ایکٹ کے تحت کاروائی

5رلاکھ 80ہزار روپیوں کے 6رمویشی ضبط

ناندیڑ|7 فروری (ورق تازہ نیوز)6 غیر قانونی طور پر گوونش مویشیوں کی اسمگلنگ کرنے والوں کے خلاف مقامی جرائم شاخ (LCB) ناندیڑ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے دو افراد کو گرفتار کر لیا اور 5 گوونشہ جانوروں کے ساتھ ایک بولیرو پک اَپ گاڑی ضبط کی، جس کی مجموعی مالیت تقریباً 5 لاکھ 80 ہزار روپے بتائی گئی ہے، یہ کارروائی پولیس تھانہ ناندیڑ دیہی حدود میں عمل میں لائی گئی، اس سلسلے میں جرم نمبر 107 / 2026 کے تحت مہاراشٹر اینیمل پریزرویشن ایکٹ 1976 کی دفعات 5(ا)، 5(ب)، 9(ا) اور پریوینشن آف کرویلٹی ٹو اینیملز ایکٹ 1960 کی دفعہ 11(1)(گ)، (ڈ) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، گرفتار ملزمان میں محمد رضوان محمد عبدالرحمٰن (29 سال، ساکن قدوائی نگر، ناندیڑ) اور شیخ کلیم قریشی شیخ موسیٰ قریشی (ساکن دبک پُل، حمیدیہ کالونی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ) شامل ہیں، پولیس کے مطابق خفیہ اطلاع پر 7 فروری 2026 کی صبح تقریباً 4:45 بجے خودوے نگر پانی کی ٹینکی کے قریب ناکہ بندی کر کے بولیرو پک اَپ نمبر MH-04-JK-8948 کو روکا گیا، جس میں گائے کے 5 جانور ذبح کی نیت سے ٹھونس کر لے جائے جا رہے تھے، پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے گاڑی جس کی قیمت تقریباً 4 لاکھ روپے اور 5 گوونشیہ جانور جن کی قیمت تقریباً 1 لاکھ 80 ہزار روپے ہے ضبط کر لیے، بعد ازاں ملزمان اور ضبط شدہ سامان کو پولیس تھانہ ناندیڑ دیہی کے حوالے کر کے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے، جبکہ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ جناب اویناش کمار نے کامیاب کارروائی پر مقامی جرائم شاخ کے افسران اور اہلکاروں کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

اے ٹی ایم توڑنے والا ملزم گرفتار

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) پولیس کی مقامی جرائم شاخ نے نئے شہر میں اے ٹی ایم توڑنے والے ملزم کو گرفتار کر کے بڑی کارروائی انجام دی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ شری اویناش کمار کے احکامات کے تحت ''آپریشن فلیش آؤٹ'' کے دوران عمل میں لائی گئی۔ پولیس نے بتایا کہ دن??06 فروری 2026 کی رات تقریباً 2:15 بجے مقامی جرائم شاخ کا گشت کرنے والا دستہ گوداوری بینک کے قریب واقع پنجاب نیشنل بینک کے اے ٹی ایم کے پاس پہنچا جہاں ملزم اے ٹی ایم مشین توڑ کر نقد رقم نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس نے موقع پر ہی ملزم کو حراست میں لے لیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت رام موہن کورے عمر 26 سال، ساکن گاگلے گاؤں تعلقہ بلالی ضلع ن??د?? حال مقیم شری نگرن??د?? کے طور پر ہوئی ہے۔ ابتدائی تفتیش میں ملزم نے کوٹک مہندرا بینک کے اے ٹی ایم کو بھی توڑنے کا اعتراف کیا جس کے بعد متعلقہ بینک حکام کو اطلاع دی گئی اور دونوں اے ٹی ایم مشینوں کے ٹوٹنے کی تصدیق کی گئی۔ پنجاب نیشنل بینک کے افسر نیتن مسال اور کوٹک مہندرا بینک کے افسر دتہ راجگوڑے کی شکایت پر پولیس اسٹیشن بھاگیا نگر میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے اے ٹی ایم توڑنے میں استعمال ہونے والا سامان اور ایک موٹر سائیکل ضبط کی ہے جس کی مجموعی مالیت تقریباً ایک لاکھ چھ ہزار روپے بتائی جا رہی ہے۔ اس کامیاب کارروائی پر پولیس سپرنٹنڈنٹ نے مقامی جرائم شاخ کے افسران وعملے کی ستائش کی ہے۔

ناندیڑ ضلع میں مختلف سنگین جرائم، پولیس کی بڑی کارروائیاں خودکشی پر اکسانے، مندر میں چوری، اے ٹی ایم توڑنے کی کوشش اور حملوں کے کئی مقدمات درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں مختلف تھانوں کی حدود میں جرائم کے متعدد واقعات پیش آئے ہیں، جن میں خودکشی پر اکسانے، مذہبی مقام میں چوری، اے ٹی ایم مشین کو نقصان پہنچانے کی کوشش، سنگین حملے اور جادوٹونا مخالف قانون کے تحت کارروائی شامل ہے۔ ان تمام معاملات میں پولیس نے الگ الگ مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ وزیرآباد تھانے کی حدود میں پیش آئے ایک افسوسناک واقعے میں، ملّند وہال چھتلے (55 سال) نے مبینہ طور پر سودی رقم کے دباؤ اور ذہنی اذیت سے تنگ آکر زہریلی دوا پی کر خودکشی کر لی۔ پولیس کے مطابق ملزم سریش بسونت راؤ عرف بسگونڈا مدل وار کے خلاف دفعہ 108 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

حمایت نگر میں اِچھاپورتی وردوناک مندر میں نامعلوم افراد نے نقب زنی کرتے ہوئے دان پیٹی توڑ دی، جس میں سے 3 ہزار روپے نقد اور 8 ہزار روپے مالیت کا ڈی وی آر چرا لیا گیا۔ پولیس نے اس معاملے میں چوری اور نقب زنی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ناندیڑ کے بھاگیہ نگر میں پنجاب نیشنل بینک کے اے ٹی ایم کو توڑ کر رقم چرانے کی کوشش کی گئی، تاہم پولیس کی بروقت گشت کے باعث ملزمان اپنے منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اے ٹی ایم اسکرین کو نقصان پہنچایا گیا اور سی سی ٹی وی کی وائر بھی کاٹ دی گئی۔ پولیس اس معاملے کی بھی باریک بینی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اسی تھانے کی حدود میں ایک اور واقعے میں موبائل نمبر بلاک لسٹ کرنے کے تنازع پر ایک خاتون پر چاقو سے حملہ کر کے اسے شدید زخمی کر دیا گیا، جبکہ اُمری میں معمولی بات پر ہونے والے جھگڑے میں خنجر سے حملہ کر کے ایک نوجوان کو شدید زخمی کرنے اور 10 ہزار روپے چھین لینے کا مقدمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ ادھر بھوکر میں جادوٹونا مخالف قانون کے تحت پانچ افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان پر غیر قانونی اور توہم پرستانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ تمام معاملات میں تفتیش جاری ہے اور جلد ہی ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رام داس کدم ریاستی صدر سنیل تٹکرے کے خلاف نازیبا تبصرے سے باز رہیں: آنند پرانجپے

تھانے: رام داس کدم کی جانب سے ریاستی صدر سنیل تٹکرے کے خلاف نازیبا بیانات پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے چیف ترجمان آنند پرانجپے نے واضح کیا ہے کہ ایسی زبان برداشت نہیں کی جائے گی اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پارٹی اسی لہجے میں جواب دینے سے گریز نہیں کرے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر رام داس کدم نے اپنی زبان پر قابو نہ رکھا تو انہیں ویسا ہی جواب دیا جائے گا۔ ا?نند پرانجپے نے کہا کہ نائب وزیراعلیٰ کے عہدے کا حلف سنیترا اجیت پوار کی جانب سے لینا نیشنلسٹ پارٹی کا باقاعدہ اور اجتماعی فیصلہ تھا۔ اس کے باوجود شیوسینا کے لیڈر رام داس کدم کی طرف سے پارٹی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے کے خلاف نازیبا اور غیر شائستہ تبصرے کیے جا رہے ہیں، جو کسی بھی طور قابلِ قبول نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹھاکرے گروپ کے لیڈر راہل پرب نے اسمبلی میں رام داس کدم کے خلاف جو الزامات عائد کیے تھے اور ان کے خاندان سے منسوب ڈانس بار سے متعلق معاملات پر پارٹی خاموش ہے، لیکن اس خاموشی کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ نیشنلسٹ پارٹی نے ہمیشہ اتحادی سیاست کے اصولوں کی پاسداری کی ہے اور سنیل تٹکرے نے بھی اتحادی دھرم کو پوری دیانت داری سے نبھایا ہے۔ آنند پرانجپے نے اجیت دادا پوار کے حادثے کے حوالے سے کہا کہ اس معاملے کی سی آئی ڈی کے ذریعے جانچ شروع ہو چکی ہے، جس کا حکم وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے دیا ہے۔ اس جانچ کی مکمل اور شفاف تفصیلات عوام کے سامنے آنا ضروری ہیں۔ اگر کسی رکن پارلیمنٹ کو شبہات ہیں تو انہیں متعلقہ مرکزی وزیر سے رجوع کرنا چاہیے، غیر ذمہ دارانہ بیانات دینے سے گریز کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سنیترا اجیت پوار کو پارٹی کا قومی صدر بنایا جانا بہت سے لیڈروں اور کارکنوں کی خواہش ہے۔ آئینی اور تنظیمی طریقہ ? کار مکمل ہونے کے بعد اس حوالے سے فیصلہ پارٹی فورم پر کیا جائے گا، کیونکہ یہ حق پارٹی کے کارکنوں اور عہدیداروں کو حاصل ہے۔ آنند پرانجپے نے کہا کہ حالیہ میونسپل کارپوریشن انتخابات میں تھانے کی عوام نے نیشنلسٹ پارٹی کو اپوزیشن لیڈر کی ذمہ داری دی ہے۔ کوکن بھون میں پارٹی نے اپنا گروپ تشکیل دیا ہے اور آئندہ حکمتِ عملی سے متعلق فیصلے گروپ لیڈر نجیب ملا اپنی سطح پر کریں گے۔

'اسلام پارٹی' کی نسرین بانو شیخ مالیگاؤں کی میئر منتخب

شیوسینا امیدوار کو 25 ووٹوں کے فرق سے دی شکست

مالیگاوں (ایجنسیز) مہاراشٹر کے مالیگاو?ں میونسپل کارپوریشن میں ہوئے میئر انتخاب میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ مقامی 'اسلام پارٹی' کی امیدوار نسرین بانو شیخ مالیگاو?ں کی نئی میئر منتخب کی گئی ہیں۔ انھوں نے شیوسینا امیدوار لتا گھوڈکے کو 25 ووٹوں کے بڑے فرق سے شکست دے کر یہ کامیابی حاصل کی۔ اس انتخاب نے میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں نئے حالات پیدا کر دیے ہیں اور سیکولر فرنٹ کی طاقت کو بھی صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ ووٹنگ کے دوران نسرین بانو شیخ کی حمایت میں مجموعی طور پر 43 نگرسیوکوں نے ووٹ ڈالے، جبکہ شیوسینا کی لتا گھوڈکے کو محض 18 ووٹ ملے۔ نسرین کو اسلام پارٹی کے سبھی 35 نگرسیوکوں کی حمایت تو حاصل ہوئی ہی، سماجوادی پارٹی کے 5 اور کانگریس کے 3 نگرسیوکوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ نسرین بانو شیخ مضبوطی کے ساتھ میئر منتخب ہوئیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق شیوسینا امیدوار لتا گھوڈکے کو پارٹی کے سبھی 18 نگرسیوکوں کی حمایت ضرور ملی، لیکن یہ جیت سے بہت کم تھی۔ اس انتخاب میں اے ا?ئی ایم ا?ئی ایم اور بی جے پی کے نگرسیوکوں نے کسی بھی امیدوار کی حمایت میں ووٹنگ نہیں کی۔ اس سے مقابلے کا رخ پہلے ہی صاف ہو گیا تھا۔ مالیگاو?ں میں میئر عہدہ کے لیے مجموعی طور پر 3 امیدوار میدان میں تھے اور 5 لوگوں نے پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا۔ آخر میں مقابلہ نسرین بانو شیخ اور لتا گھوڈکے کے درمیان ہی رہا۔ نتیجہ سامنے آ?نے کے بعد میونسپل کارپوریشن ہال میں سیکولر فرنٹ کے نگرسیوکوں اور حامیوں نے وردار جشن منایا۔ ڈھول نگاڑوں، نعروں اور تالیوں کے ساتھ نسرین بانو شیخ کی جیت کا سبھی نے استقبال کیا۔

نیدرلینڈ کو پاکستان نے شکست دی

کولمبو میں کھیلا گیا ٹی-20 عالمی کپ کا پہلا میچ انتہائی دلچسپ رہا۔ پاکستان نے اس میچ میں نیدرلینڈ کو 3 وکٹ سے شکست ضرور دے دی، لیکن ایک وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑا الٹ پھیر ہو سکتا ہے۔ پاکستان نے 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' کا ا?غاز جیت کے ساتھ کیا ہے، لیکن نیدرلینڈ کے خلاف اس جیت کو حاصل کرنے میں اس کے پسینے چھوٹ گئے۔ کولمبو میں کھیلا گیا ٹی-20 عالمی کپ کا پہلا ہی میچ انتہائی دلچسپ ثابت ہوا۔ پاکستان نے اس میچ میں نیدرلینڈ کو 3 وکٹ سے شکست ضرور دے دی، لیکن ایک وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑا الٹ پھیر ہو سکتا ہے۔ نیدرلینڈ نے 147 رن بنائے تھے اور یہ ہدف عبور کرنے میں پاکستان کو 127 گیندیں کھیلنی پڑیں۔ یعنی پاکستان کو جب جیت ملی تو محض 3 گیندیں باقی رہ گئی تھیں۔ پاکستانی بلے بازی کا جب 18 واں اوور ختم ہوا تھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے نیدرلینڈ جیت کے بہت قریب ہے۔

شادی کی تیاریوں کے درمیان دولہا پر اسرار طور پر لاپتہ

ناندیڑ ضلع کا سنسنی خیز واقعہ، دولہا اور دلہن دونوں پولیس اہلکار

ناندیڑ/کنوٹ (ورق تازہ نیوز): شادی کا منڈپ سج چکا تھا، شہنائی کی دھن گونج رہی تھی اور چند ہی گھنٹوں میں رسمِ عقد انجام پانے والی تھی، لیکن اسی دوران ایک حیران کن واقعہ پیش آیا۔ جس دولہا کے استقبال کے لیے دلہن کا خاندان پوری طرح تیار تھا، وہی دولہا شادی کی رسم سے قبل ہی پراسرار طور پر لاپتہ ہو گیا۔ یہ سنسنی خیز واقعہ ضلع ناندیڑ کے کنوٹ تعلقہ میں پیش آیا ہے، جس نے پورے علاقے میں کھلبلی مچا دی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ لاپتہ ہونے والا دولہا اور دلہن دونوں ہی پولیس محکمے میں ملازم ہیں۔

معاملہ کیا ہے؟

کنوٹ تعلقہ کے ناگیش واڑی گاؤں کا رہائشی یوگیش دتا گھگے، جو چندرپور ضلع پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر خدمات انجام دے رہا ہے، اس کی شادی تعلقہ ہی کے مدناپور کی ایک پولیس اہلکار لڑکی سے طے ہوئی تھی۔ دونوں پولیس خاندانوں نے تقریباً ایک سال قبل یہ رشتہ طے کیا تھا۔ منگل کے روز صبح 11 بج کر 45 منٹ کے مبارک وقت پر شادی کی تقریب مقرر تھی۔

ہلدی میں خوب رقص، پھر اچانک غائب

پیر کی رات مدناپور میں ہلدی کی رسم بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ بارات دلہن کے گھر پہنچ چکی تھی۔ اس موقع پر ڈی جے کی دھن پر دولہا یوگیش اور دلہن نے ایک ساتھ خوب رقص بھی کیا۔ رات دیر تک خوشیوں کا سماں رہا۔ تاہم منگل کی علی الصبح جب شادی کی تیاریاں آخری مرحلے میں تھیں، تو یوگیش اچانک لاپتہ پایا گیا۔ صبح رشتہ داروں نے اس کی تلاش شروع کی، مگر وہ کہیں نہیں ملا۔ اس کا موبائل فون بھی بند آ رہا ہے، جس سے اہل خانہ کی تشویش میں مزید اضافہ ہو گیا۔ شادی سے چند گھنٹے قبل دولہا کے لاپتہ ہونے کی خبر سے دلہن کو شدید صدمہ پہنچا اور خوشی کا ماحول لمحوں میں تشویش میں بدل گیا۔ تمام رشتہ داروں نے اطراف کے علاقوں میں تلاش کی، لیکن یوگیش کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ آخر کار اہل خانہ نے کنوٹ پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی ہے۔ پولیس واقعے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

ٹی-20 عالمی کپ: کپتان سوریہ کمار کی بدولت ہندوستان نے امریکہ کو 29 رنوں سے دی شکست

نئی دہلی: ہندوستان نے 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' میں اپنے سفر کا ا?غاز فتح کے ساتھ کیا ہے، لیکن یہ فتح سخت محنت سے حاصل ہوئی۔ سوریہ کمار یادو کی کپتانی والی ہندوستانی ٹیم نے امریکہ کو 29 رنوں سے ضرور شکست دے دی، لیکن سب سے مضبوط بلے بازی والی ہندوستانی ٹیم میں صرف 4 ہی بلے باز ایسے رہے جو دوہرے ہندسہ تک پہنچ پائے۔ ان 4 میں بھی 2 کھلاڑیوں نے 20 یا اس سے کم رن بنائے۔ ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلہ میں ہندوستان نے امریکہ کے سامنے جیت کے لیے 162 رنوں کا ہدف رکھا تھا، جس کا پیچھا کرتے ہوئے امریکی ٹیم ہدف سے 29 رن پیچھے رہ گئی۔ 20 اوورس پورے کھیلنے کے بعد بھی امریکی ٹیم جیت حاصل نہیں کر سکی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان نے جیت کے ساتھ 2 پوائنٹس بھی حاصل کر لیے۔ ہندوستان کی اس جیت کے ہیرو کپتان سوریہ کمار یادو رہے۔

جماعت اسلامی ہند نے امریکہ ٹیرف معاہدے، یونین بجٹ کے اثرات اور بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد پر شدید تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان طے پانے والے ٹیرف معاہدے اور اس سے متعلق سامنے آنے والی معلومات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ ٹیرف معاہدے کے تعلق سے نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ ہی ملک کے عوام کو اعتماد میں لیا گیا ہے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ اس معاہدے سے متعلق معلومات زیادہ تر سوشل میڈیا رپورٹس اور امریکی حکام کے بیانات کے ذریعے سامنے آ رہی ہیں۔ امریکہ سے آنے والے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان امریکی مصنوعات پر ٹیرف صفر تک کم کر سکتا ہے، جبکہ امریکہ ہندوستانی برآمدات پر تقریباً 18 فیصد ٹیرف عائد کرے گا۔ اگر یہ دعوے درست ہیں تو یہ معاہدے کے توازن پر سنگین سوالات کھڑے کرتے ہیں۔ مزید تشویش کی بات یہ ہے کہ جن ٹیرف سطحوں کو اس وقت کامیابی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے وہ دراصل پہلے سے موجود شرحوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند اس بات پر بھی فکر مند ہے کہ ابھی تک امریکی ٹیرف سے محفوظ رہنے والے زرعی شعبے کو امریکہ کے لیے کھولا جا رہا ہے۔ اس اقدام سے کسانوں کی روزی روٹی اور غذائی تحفظ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس سے ہندوستان کی تیل خریداری سے متعلق امریکی دعوے نے مزید کنفیوژن پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے نہ تو اس کی تصدیق کی گئی ہے اور نہ تردید سامنے آئی ہے۔ حکومت کے رویے سے اس کی خودمختاری اور قوت فیصلہ پر شدید خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔

یونین بجٹ 27-2026 کے حوالے سے بات کرتے ہوئے سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ اگرچہ حکومت نے معاشی استحکام، سرمائے کے اخراجات اور مالیاتی نظم و ضبط پر زور دیا ہے، لیکن روزگار کے مواقع پیدا کرنے، سماجی شعبے کی ضروریات، بڑھتی ہوئی معاشی عدم مساوات اور عوامی قرض کے بڑھتے ہوئے بوجھ جیسے اہم مسائل کو حل کرنے میں موجودہ بجٹ ناکام رہا ہے۔ 12.2 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کا ریکارڈ سرمائے کا خرچ طویل مدتی بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں مدد دے سکتا ہے۔ خاص طور پر غیر منظم شعبے کے مزدوروں، دیہی گھرانوں، خواتین اور نوجوانوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سماجی شعبے اور صحت و تعلیم پر فنڈز قومی پالیسی کے اہداف سے بہت کم ہیں۔ فلاحی اسکیموں میں فنڈز کی کمی بڑھتے ہوئے قرضوں پر انحصار مالی گنجائش کو محدود اور ضروری سماجی اخراجات کو متاثر کرتے ہیں۔ سید سعادت اللہ حسینی نے اس بات کو دہرایا کہ انسانی ترقی اور سماجی انصاف میں مناسب سرمایہ کاری کے بغیر معاشی ترقی اور پائیدار پیش رفت ممکن نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ اور ذات پات پر مبنی تشدد کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے مذہبی اقلیتوں، دلت برادریوں اور سماجی طور پر محروم طبقات کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد اور امتیازی سلوک کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے ان رپورٹوں کا حوالہ دیا جن کے مطابق 2025 میں نفرت انگیز تقریروں کے 1,318 واقعات ریکارڈ کیے گئے، جن میں سے 98 فیصد بیانات میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ ملک بھر میں ذات پات کی بنیاد پر متعدد مظالم بھی سامنے آئے ہیں۔

ہندوستان کے زرعی اور ڈیری سیکٹر پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ پیوش گوئل

نئی دہلی، 7 فروری۔ ایم این این۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ کسانوں کے مفادات سب سے اہم ہیں اور اناج، پھلوں، سبزیوں، مصالحہ جات میں حساس زرعی شعبے کی پیداوار پر کوئی رعایت نہیں دی گئی ہے۔ یہاں ایک پریس میٹنگ کے دوران گوئل نے کہا کہ ملک نے ہندوستان۔ امریکہ عبوری معاہدے کے فریم ورک کے ذریعہ ہندوستانی سامان کے لئے ترجیحی رسائی حاصل کی ہے۔ "ہندوستان کے ڈیری سیکٹر پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا ہے؛ کسی بھی شرط کے ساتھ کچھ بھی نہیں کھولا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ کئی ہندوستانی مصنوعات اب امریکہ کو صفر ڈیوٹی کے ساتھ برا?مد کی جائیں گی، جیسے چائے، مسالے، ناریل کا تیل، سبزیوں کا موم، ا?ریکا نٹ، برازیلی گری دار میوے، شاہ بلوط، اور مختلف قسم کے پھل اور سبزیاں۔ گوئل کے مطابق، سبزیوں کی جڑیں، اناج، جو، بیکری کی مصنوعات، کوکو کی مصنوعات، تل کے بیج، پوست کے بیج، اور لیموں کے جوس پر بھی کوئی باہمی محصول نہیں لگے گا اور اب وہ امریکی مارکیٹ میں ڈیوٹی فری داخل ہوں گے۔ انہوں نے مزید اس بات پر زور دیا کہ تجارتی معاہدے سے کسانوں کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچتا اور اس کا مقصد برا?مدی مواقع کو بڑھاتے ہوئے ان کی روزی روٹی کا تحفظ کرنا ہے۔ پیوش گوئل نے کہا کہ یہ معاہدہ ہندوستان کی معیشت کو تیز رفتاری سے ا?گے لے جانے کا ایک بہت بڑا موقع فراہم کرے گا، اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یہ معاہدہ کس طرح کاروباروں، کسانوں اور کارکنوں کو یکساں فائدہ دے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک مضبوط معیشت کے ساتھ، تمام 140 کروڑ شہری دیوالی کی طرح ایک بار پھر خوشحالی کا جشن منائیں گے۔ یہ معاہدہ منصفانہ اور متوازن ہے اور یہ کہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدہ کسانوں کی حفاظت کرتا ہے، برا?مد کنندگان کی حمایت کرتا ہے اور دو طرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرتا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی ؟۔ **ایڈیٹر: محمد نقی** *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔